INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کا ترجمان

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۲۷ | ۲۹/جمادی الثانی تا ۵/رجب ۱۴۲۹ھ مطابق یکم تا ۷ جولائی ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۲۵

مکافاتِ عمل

قادیانیت کے تعاقب کی ضرورت

جھوٹے مدعی نبوت پر ایک نظر

بڑھتی ہوئی مہنگائی

عوام اور حکومت کے لئے ایک چیلنج

Website: http//WWW.khatm-e-nubuwwat.org
http://WWW.khatm-e-nubuwwat.com

Email: editorkn@yahoo.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

غیرمحرم خواتین کو میت کا چہرہ دکھانا

محمد فہیم انصاری، کراچی

س:...... اکثر گھروں میں چاہے وہ دینی رجحان رکھتے ہوں یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر گھر میں میت رکھی ہوتی ہے تو اس کا دیدار کرنے والے پہلے مرد حضرات پھر بعد میں صرف خواتین جس میں تقریباً سب غیرمحرم محلہ والیاں، رشتہ دار وغیرہ ہوتی ہیں اور تمام مردوں کو وہاں سے باہر کردیا جاتا ہے کہ وہ میت کا دیدار کریں گی، خواتین آرہی ہیں تمام حضرات یہاں سے چلے جائیں، کیا غیرمحرم عورتیں مردانہ میت کا دیدار کرسکتی ہیں؟ اور وہ وہاں کافی دیر تک بیٹھی رہتی ہیں، مرد ایک آدھ شاید ہوتا ہوگا ورنہ خواتین ہی خواتین بھری ہوتی ہیں، جبکہ میت مردانہ ہوتی ہے۔ حضرت صاحب! قرآن وسنت کی روشنی میں کچھ ارشاد فرمادیں۔

ج:...... جس طرح زندہ غیرمحرم کو دیکھنا ناجائز ہے، اسی طرح مردہ غیرمحرم کا چہرہ دیکھنا بھی ناجائز ہے، لہٰذا غیرمحرم خواتین کو میت کا چہرہ دکھانا ناجائز ہے، اسی طرح مرنے والے کے رشتہ داروں کے لئے جائز نہیں کہ وہ غیرمحرم خواتین کو اس کی میت دکھائیں۔ لہٰذا آپ نے جو صورت حال اور رجحان لکھا ہے سراسر غیرشرعی ہے۔ اس سے دین دار مردوں اور عورتوں کو پرہیز کرنا چاہئے، اور غیرمحرم خواتین کو میت کا چہرہ نہیں دکھانا چاہئے، بہتر ہوگا کہ مرنے والا پہلے سے یہ وصیت بھی لکھ جائے کہ میری میت کا چہرہ غیرمحرم خواتین کے سامنے نہ کھولا جائے۔

عیسائی لڑکی سے شادی

شبیر حسین، اسلام آباد

س:...... سب سے پہلے تو یہ کہ الحمدللہ! میں مسلمان ہوں اور اپنے پیارے آخری نبیؐ پر ایمان رکھتا ہوں، میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے ایک کرسچن لڑکی سے شادی کی ہے جو کہ ایم اے پاس ہے، پڑھا لکھا خاندان ہے، شادی کے بعد وہ اپنے عقیدے پر قائم ہے، آپ سے اتنی گزارش ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں مستند حوالے بتائیں کہ یہ جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... اگر وہ خاتون منکرِ خدا نہیں ہے اور دینِ عیسوی کو مانتی ہے تو فتویٰ کی رو سے اس سے آپ کا نکاح جائز ہے، مگر اس بات کا ضرور اندیشہ ہے کہ آپ کی اولاد عیسائی نہ بن جائے، اگر ایسا ہوا تو آپ خدا کو کیا جواب دیں گے؟ اور نہیں تو کم از کم آپ کو کفر سے نفرت تو کم ہوگئی ہوگی؟ میرے بھائی کیا مسلمان قوم میں ایسی ''لکھی پڑھی'' کوئی نہیں تھی کہ آپ کو عیسائی برادری کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑگیا؟ ذرا اس کا بھی خیال فرمایئے کہ جو خاتون اپنے لئے اسلام پسند نہیں کرتی وہ اپنی اولاد کے لئے پسند کرے گی؟

س:...... میرے دفتر میں جہاں میں کام کرتا ہوں میرے ساتھیوں نے میرا سوشل بائیکاٹ کیا ہوا ہے، اچھی پوسٹ ہے اس لئے نوکری نہیں چھوڑنا چاہتا۔

ج:...... شاید آپ کے ساتھیوں نے آپ کی اسی ''بلند نگاہی'' کی وجہ سے بائیکاٹ کیا ہوگا، ورنہ اور تو کوئی وجہ نہیں۔

روشن مستقبل کی فکر

عبدالحمید، شکارپور

س:...... میرے لڑکے نے اس سال انٹرپری انجینئرنگ میں پاس کیا ہے، بی کام یا بی بی اے کرنا چاہتا ہے، برائے مہربانی اچھا اور معیاری تعلیمی ادارہ کالج، یونیورسٹی جہاں اسلامی خطوط پر دینی اور دنیاوی تعلیم دی جاتی ہو بتادیں؟

ج:...... مخدوم مکرم! آپ کا حسن ظن ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے کے اچھے مستقبل کے لئے اس ناکارہ سے مشورہ کیا، مگر افسوس کہ میں اس سلسلہ میں آپ کی مدد کرنے سے قاصر ہوں، کیونکہ میں ایسے کسی اسکول، کالج اور یونیورسٹی سے واقف نہیں ہوں، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے صاحبزادے کو دین و دنیا کی ترقیات سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

ہفت روزہ ختم نبوت

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری
مولانا قاضی احسان احمد
عبداللطیف طاہر

جلد:۲۷ ۲۸/جمادی الثانی تا ۵/رجب المرجب ۱۴۲۹ھ مطابق یکم تا ۷/جولائی ۲۰۰۸ء شمارہ:۲۵

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیرِ اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

کمپوزنگ

محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

قادیانیت کا تعاقب:

وقت کی ایک اہم ضرورت!	۴	مولانا سعید احمد جلال پوری
بڑھتی ہوئی مہنگائی: عوام اور حکومت کیلئے ایک چیلنج	۸	انیس احمد ندوی
مکافاتِ عمل!	۱۲	جناب ابو عاصم
جھوٹے مدعی نبوت پر ایک نظر	۱۵	ابو حذیفہ حنفی
حافظ عبدالرشید چیمہؒ	۱۸	حافظ حبیب اللہ چیمہ
مرزا قادیانی..... مثلِ سگِ دیوانہ	۲۱	ندیم نواب
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ:۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک:۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی:۲۲۵ روپے، سالانہ:۴۵۰ روپے
چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ
نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون:۲۷۸۰۳۳۷ فیکس:۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس:۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

قادیانیت کا تعاقب

وقت کی ایک اہم ضرورت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اخباری اطلاعات کے مطابق قادیانی امت کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ گزشتہ کئی سال سے قادیانیت کی تبلیغ پر عائد خود ساختہ پابندی اٹھائی جاتی ہے، لہٰذا اب قادیانی مربیوں کو بڑھ چڑھ کر قادیانیت کی تبلیغ کرنا چاہئے، نیز قادیانی سربراہ نے پاکستان، بنگلہ دیش، بھارت، متحدہ عرب امارات اور مصر کو قادیانیت کی تبلیغ کے لئے موزوں قرار دیا، چنانچہ روزنامہ امت میں ہے:

”لندن (نمائندہ خصوصی) قادیانی قیادت نے دنیا بھر میں قادیانیت کی تبلیغ پر گزشتہ ۵ سال سے عائد خود ساختہ پابندی اٹھاتے ہوئے پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، متحدہ عرب امارات اور مصر کو تبلیغی سرگرمیوں کے لئے موزوں ترین ممالک قرار دیا ہے۔ صد سالہ تقریبات کے موقع پر مرزا مسرور احمد نے تمام قادیانی مربیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ قادیانیت کی ہر سطح پر تبلیغ شروع کریں۔ انتہائی باخبر ذرائع کے مطابق قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد نے گزشتہ دنوں لندن ایسٹ کے علاقے ایکسل سینٹر میں قادیانی عمائدین اور تبلیغی سرگرمیوں میں متحرک مربیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ قادیانیت کی تبلیغ کا سلسلہ دوبارہ شروع کریں اور بھرپور انداز میں قادیانیت کا پرچار کریں، جبکہ اس مقصد کے لئے قادیانی انٹرنیٹ چینلز بھی شروع کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق اس اجتماع میں شریک قادیانیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ تبلیغی سرگرمیوں کے لئے پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، متحدہ عرب امارات اور مصر کو خصوصی اہمیت دی جائے۔ اس مقصد کے لئے قادیانی مشنری تنظیموں کو فعال کرنے کی بھی ہدایت کی گئی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد نے یہ اعلان قادیانیت کے صد سالہ جشن کے موقع پر کیا ہے، انہوں نے ۲۰۰۳ء میں قادیانی خلیفہ کے طور پر ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد عالمی حالات اور قادیانی مخالف قوتوں کے اقدامات کے باعث تبلیغی سرگرمیوں کو روک دیا تھا اور اب ۵ سال بعد یہ پابندی ہٹالی گئی ہے۔ مرزا مسرور احمد نے گزشتہ جمعہ کو اپنے خطاب میں تمام قادیانیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ تحریک کو منظم و فعال کریں اور اس کے لئے متحد ہوکر جدوجہد کریں، جبکہ قادیانی ٹی وی: ایم، ٹی، اے کا نیٹ ورک وسیع کرنے کے لئے بھی لائحہ عمل بنایا جارہا ہے....“ (روزنامہ امت کراچی ۲/ جون ۲۰۰۸ء)

قادیانیت کے جھوٹے ہونے کے لئے کسی دوسری دلیل و برہان کی بجائے صرف مرزا مسرور احمد قادیانی کا مندرجہ بالا بیان ہی کافی ہے۔ کیونکہ کسی سچے داعی نے آج تک سچائی اور صداقت پر مبنی اپنے پیغام اور دعوت کو کسی وقتی اور معروضی حالت کے پیش نظر ایک لمحہ کے لئے روکا ہے، اور نہ اس پر خود ساختہ پابندی و قدغن لگائی ہے۔ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام، ان کے خلفاء، علماء، صلحاء اور ائمہ دین کی سیرت و سوانح اور ان کا اسوہ حسنہ اس پر شاہد ہے کہ ان

پر کیسے کیسے سنگین حالات آئے اوران پر ظلم وستم کے کتنا پہاڑ توڑے گئے؟ مگرانہوں نے جس بات کوحق وسچ جانا، اس کو برملا اور ڈنکے کی چوٹ کہا، اس کی پاداش میں ان کوقتل کیا گیا، ان کوسولی پر لٹکایا گیا، ان پر آرے چلائے گئے، ان کو دولخت کیا گیا، ان پر لوہے کی کنگھیاں چلائی گئیں، ان کا گوشت پوست، ہڈیوں سے ادھیڑا گیا، ان کی کھال کھینچی گئی، ان کو آگ میں ڈالا گیا، ان پر پتھر برسائے گئے ان کے رفقاء کوسولی دی گئی، ان کو دیوادوں میں چنا گیا، ان کو دیواروں سے کیلا گیا، ان کی ٹانگوں کوگھوڑوں سے باندھ کر چیرا گیا، ان کو بے یارومددگار قتل کیا گیا، ان کو دہکتے انگاروں پر لٹایا گیا، ان کی آل اولاد، بیوی اور بچوں کوذبح کیا گیا، ان کو مال ومتاع اور گھربار سے محروم کیا گیا، ان کووطن سے بے وطن کیا گیا، مگرانہوں نے جس بات کوحق جانا اس سے ایک انچ پیچھے ہٹے اور نہ ایک لمحہ رُکے۔

دور کیوں جایئے! نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کے خلاف ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد کیا کچھ نہیں کیا گیا؟ کیا انہیں سرے عام سولی پر نہیں چڑھایا گیا؟ کیا ان کوسور کی کھال میں بند کرکے ان پر کتے نہیں چھوڑے گئے؟ کیا ان کو ابلتے تیل میں کباب نہیں بنایا گیا؟ کیا توپوں کے دہانے پر کھڑا کرکے ان کے چیتھڑے نہیں اڑائے گئے؟ مگر کیا ان میں سے کسی نے بھی قادیانیوں کی سی نام نہاد مصلحت کا مظاہرہ کیا؟ نہیں ہرگز نہیں؟ بلکہ سولی کا پھندا گلے میں ڈالتے وقت بھی وہ اعلان حق سے باز نہیں آئے۔ اس سے ذرا اور پیچھے اور قریب آجایئے! تو معلوم ہوگا کہ سچے دین کے سچے شیدائیوں نے اس گئے گزرے دور میں بھی طاغوت اور عالمی دہشت گرد امریکا کے مقابلہ میں اپنی جانوں پر کھیل کر حق کا بول بالا کیا اور گزشتہ دس سال سے امریکی مظالم کی چکی میں پسنا، جیلوں میں سڑنا اور شہید ہونا تو گوارا کیا مگر مداہنت، بزدلی، ڈر اور خوف کو اپنے قریب نہیں آنے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک گوانتاناموبے کی بدنام زمانہ جیل، امریکی مظالم اور ظلم و بربریت کی بدترین شکلیں اور دنیا بھر کے کٹر اسلام دشمن، ان کو راہِ حق سے نہیں ہٹا سکے۔ اسی طرح کیا افغانستان، عراق، چیچنیا، بوسنیا اور خود پاکستان میں لال مسجد کے معصوم طلبہ، طالبات، اساتذہ اور بے قصور مظلوموں نے یہ ثابت نہیں کردیا؟ کہ حق وسچ کا داعی مر تو سکتا ہے، مگر اپنی دعوت حق کو ایک لمحہ کے لئے روک سکتا ہے اور نہ اس پر سودے بازی کرسکتا ہے۔

ان تفصیلات کی روشنی میں اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قادیانیوں کا اپنے مذہب کی تبلیغ پر پانچ سال تک خودساختہ پابندی لگانا اور دعوت کوموقوف کرنا، کیا ان کے سچے ہونے کی علامت ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ ان کے جھوٹا ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

اس سب سے قطع نظر، بہرحال تمام مسلمانوں اور خصوصاً پاکستان، بنگلہ دیش، بھارت، متحدہ عرب امارات اور مصر کے دین دار اور اسلام سے ہمدردی رکھنے والے افراد کوسوچنا چاہئے کہ قادیانی کفر وارتداد نے پانچ سال بعد پھر انگڑائی لی ہے اور وہ ایک بار پھر نئے ولولے اور جذبہ سے اپنی الحادی تحریک کے مردہ میں روح پھونکنے کے لئے پر تول رہا ہے، لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ جس طرح گزشتہ سو سال سے وہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے ہمت، جرأت اور بیدار مغزی کا ثبوت دیتے آئے ہیں... یہاں تک کہ قادیانی یہ سمجھنے پر مجبور ہوگئے کہ مسلمانوں کے دین وایمان کو چھیڑنا اور اپنی جھوٹی دعوت کا اظہار کرنا، اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے... ٹھیک اسی طرح اگر انہوں نے آج بھی قادیانی فتنہ کے سامنے بیداری کا ثبوت دیا تو وہ ایک بار پھر اسی طرح اپنی بلوں میں گھس جائیں گے جس طرح گزشتہ پانچ برسوں سے اپنی پناہ گاہوں میں چھپے ہوئے تھے۔

تجربہ شاہد ہے کہ باطل اور باطل پرستوں میں ہمت وجرأت نہیں ہوتی، لہٰذا اگر مسلمان، قادیانیوں کے مقابلہ میں سینہ تان کر کھڑے ہوجائیں یا ان کا تعاقب کرنا شروع کردیں، تو وہ مسلمانوں کے نام سے ایسے بھاگیں گے، جس طرح کانا دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سایہ سے بھاگے گا۔

قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد کا پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، مصر اور متحدہ عرب امارات کو اپنی تبلیغ کے لئے موزوں قرار دینا، اس کی خود فریبی اور اپنے ماننے والوں کے لئے طفل تسلی سے بڑھ کر کچھ نہیں، ورنہ وہ خود بھی جانتا ہے کہ بحمداللہ! پاکستان میں اب قادیانیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں، اس لئے کہ اب قانون اور آئین کی رو سے ان کی کھلے عام تبلیغ پر پابندی ہے، وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، وہ اسلامی شعائر استعمال نہیں کرسکتے، اور پاکستان کی مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ ان قانونی دفعات سے آگاہ ہے، بلکہ عام مسلمان تک اس سے آشنا ہے، لہٰذا اس کی خلاف ورزی پر ان کے خلاف ہر محاذ پر تعاقب کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مسلمان، چاہے کتنا ہی گیا گزرا اور عملی طور پر کیسا ہی کمزور کیوں نہ ہو، مگر بہرحال وہ باغیانِ ختم نبوت کو برداشت کرنے کے لئے قطعاً آمادہ نہیں۔ جبکہ بحمداللہ!

آج پاکستان میں ہر مسلمان باشعور اور دینی جذبات سے معمور ہے، اور قادیانی دجل والحاد کے سامنے بند باندھنے کے لئے کمربستہ ہے۔ اس کی تازہ ترین مثال: پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کے قادیانی طلبہ کی سرِ عام تبلیغ کے خلاف غیور مسلمانوں اور ناموس رسالت کے پروانوں کا بھرپور احتجاج اور سدباب کی کوشش ہے، اس پر قادیانی طلبہ کی جارحیت، مار دھاڑ، فائرنگ اور دہشت گردی کا مظاہرہ اور اس کے ردعمل میں مسلمان طلبہ کا بھرپور احتجاج ومزاحمت اور کالج انتظامیہ کی جانب سے ۲۳ طلبہ وطالبات کا اخراج ہے.... یہ دوسری بات ہے کہ قادیانیت نواز سرکاری مہرے، پنجاب میڈیکل کالج کے عزت مآب پرنسپل کی اس جرأت مندانہ کارروائی اور مستحسن اقدام کو برداشت نہ کرپائیں۔

آج سے ساٹھ ستر سال قبل جب قادیانیوں کو انگریز کی سرپرستی حاصل تھی، قانون اور آئین ان کو تحفظ فراہم کرتا تھا، فوج، پولیس، انتظامیہ، عدلیہ اور بیوروکریسی ان کا ساتھ دیتی تھی، اگر اس وقت قادیانیوں کا جادو نہیں چل سکا تو اب جبکہ پولیس، فوج، انتظامیہ، عدلیہ، بیوروکریسی اور پاکستان کے ایوان زیریں سے لے کر بالا تک سب کے سب قادیانیوں کے کفر پر متفق ہیں، اب ان کی دال کیونکر گل سکتی ہے؟

اسی طرح بحمداللہ! بنگلہ دیش کا مسلمان بھی جاگ چکا ہے اور خیر سے بنگلہ دیش کی عدلیہ اور کورٹ نے بھی ان کی دعوت وتبلیغ کے علاوہ ان کی کتب ولٹریچر پر مکمل طور پر پابندی لگا رکھی ہے، بلکہ درپردہ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک تقریباً شروع ہو چکی ہے، ایسے میں بنگلہ دیش میں قادیانیت کیونکر پنپ سکے گی؟

اسی طرح بھارت میں بھی کئی سال سے مجلس تحفظ ختم نبوت فعال ہو چکی ہے اور جمعیت علماء ہند اور دارالعلوم دیوبند کے اکابرین اس فتنہ کی سرکوبی اور تعاقب میں سرگرم ہیں اور قادیانی مراکز میں جا جا کر مناقشہ، مناظرہ، مباہلہ اور تقریر وتحریر کے میدان میں ان کا ناطقہ بند کر چکے ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ پورے ہندوستان میں ان کا کام مربوط ومنظم شکل اختیار کر چکا ہے، جس کی واضح مثال دہلی میں دہشت گردی کے خلاف منعقدہ عظیم الشان اجتماع میں قادیانیت کے خلاف سکھوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کی نفرت اور انسداد قادیانیت پر مشتمل قراردادیں اور تقریریں ہیں، بتلایئے! اس صورت حال کے باوجود وہاں قادیانیوں کی دسیسہ کاری کیونکر چل سکتی ہے؟

جہاں تک عرب امارات اور مصر کے مسلمانوں کا حال ہے، وہاں کے مسلمان اس عجمی سازش اور فتنہ سے اس وقت سے آگاہ ہیں جب سے رابطہ عالم اسلامی نے ایک قرارداد کے ذریعہ ان کے کفر وارتداد پر مہر تصدیق ثبت فرمائی تھی۔

اس سب سے ہٹ کر عالمی طور پر جہاں، جہاں قادیانی کفر وارتداد اور ان کی ملک وملت دشمنی واضح ہوتی جارہی ہے وہاں وہاں سے اس شجرہ خبیثہ کی جڑیں اکھڑتی اور بنیادیں کھوکھلی ہوتی جارہی ہیں، چنانچہ گزشتہ ایک عرصہ سے قادیانیت کا انڈونیشیا کی جانب رخ تھا اور کچھ انڈونیشی ان کے دھوکے اور جھانسے میں آبھی گئے، لیکن جوں ہی ان کو اس فتنہ کی حقیقت معلوم ہوئی تو انہوں نے اس کا تعاقب کرنا شروع کردیا اور نوبت بایں جارسید کہ:

> ''جکارتہ (ثناء نیوز) انڈونیشیا میں قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ انڈونیشی صدر سلو سیلو بمباک کی جانب سے جاری کردہ آرڈیننس کے تحت قادیانیت کی تبلیغ کرنے والوں کو گرفتار کرلیا جائے گا۔ قادیانیت کی تبلیغ کے خلاف انڈونیشیا میں گزشتہ کئی ہفتوں سے عوامی احتجاج کیا جارہا تھا، جس کے بعد صدر نے وزارتِ داخلہ اور وزارتِ مذہبی امور کی تیار کردہ سفارشات کے تحت قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی کے احکامات جاری کردیئے ہیں۔'' (روزنامہ امت کراچی، ۱۱/جون ۲۰۰۸ء)

ہم قادیانی قیادت سے عرض کرنا چاہیں گے کہ وہ یہ بات نوٹ کرلے کہ اب قادیانی نہ صرف اسلامی ممالک میں، بلکہ اپنے آقاؤں کے ہاں یورپ اور امریکا میں بھی انشاءاللہ چین سے نہیں بیٹھ سکیں گے، اب وہ وقت قریب ہے، جب وہ اپنے ماننے والوں کو کہیں گے کہ اب قادیانیت کا نام لینا چھوڑ دو، ورنہ حق وانصاف کی تلوار تمہارا فیصلہ کردے گی۔ اسلام زندہ باد .... قادیانیت مردہ باد۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

درسِ حدیث

کھانے کے آداب واحکام

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

غلاموں کے ساتھ کھانے کے بیان میں

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے کھانے پکانے کی کفایت کرے، اس کی گرمی اور دھویں کو برداشت کرے تو اس (مخدوم) کو چاہئے کہ اس (خادم) کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کے لئے اس کو اپنے ساتھ بٹھالے، پس اگر ایسا نہ کرسکے تو (کچھ کھانا، خواہ) ایک ہی لقمہ (ہو) لے کر اس کو کھلا دے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۷)

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکارمِ اخلاق کی تعلیم فرمائی ہے کہ خادم، ملازم یا غلام نے تمہیں کھانا تیار کرکے دیا اور تمہیں اس کی تیاری کی زحمت سے بچایا، خود گرمی اور دھواں برداشت کیا، بڑی بے مروتی کی بات ہوگی کہ اس مسکین کو کھانے میں شریک نہ کرو، خود تو سارا ہڑپ کر جاؤ اور وہ ب[illegible] ذائقے سے بھی محروم رہے۔ اس لئے بہتر تو یہ ہے کہ اس کو دسترخوان میں شریک کرو، اور اگر ایسا نہیں کرسکتے تو کم سے کم اتنا تو ہو کہ کھانے کا کچھ حصہ اس کو بھی دے دو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر کی مستورات جو کھانا تیار کرتی ہیں، ان کی بھی قدر افزائی ہونی چاہئے۔ ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ: ایک مرتبہ ایک صاحب نے مجھے اپنے گھر پر مدعو کیا، کھانے سے فارغ ہوکر میں نے دعائیں دیں اور خاتونِ خانہ کی تعریف کی کہ انہوں نے بڑا اچھا کھانا تیار کیا۔ خاتونِ خانہ پردے کے پیچھے سے سن رہی تھیں، کہنے لگیں کہ: حضرت! آج پہلی مرتبہ اس گھر میں اپنے کھانا پکانے کی تعریف سن رہی ہوں۔ اپنے شوہر کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگیں کہ: انہوں نے کبھی کھانے کی تحسین نہیں کی۔ حضرت رحمہ اللہ اس واقعے کو ذکر کرکے فرمایا کرتے تھے کہ: بھائی! بڑی بے مروتی کی بات ہے کہ وہ تمہاری خاطر اتنی مشقت برداشت کرتی ہیں اور تم زبان سے دو بول بھی نہیں کہہ سکتے۔

کھانا کھلانے کی فضیلت

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، کافروں کی کھوپڑیوں کو مارو، جنت کے وارث بنائے جاؤ گے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۷)

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمن کی عبادت کرو، کھانا کھلایا کرو، سلام پھیلاؤ، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۷)

رات کا کھانا کھانے کی فضیلت

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شام کا کھانا ضرور کھایا کرو، خواہ پرانی کھجور کی ایک مٹھی ہی کھالیا کرو، کیونکہ شام کا کھانا ترک کردینا بڑھاپا لاتا ہے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۷)

یہ روایت، جیسا کہ حضرت مصنف رحمہ اللہ نے فرمایا، نہایت کمزور ہے، اس لئے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرنا صحیح نہیں، غالباً یہ کسی حکیم کا قول ہے، جو عرب میں مشہور تھا، راوی نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی حیثیت سے نقل کردیا، الغرض اسنادی حیثیت سے اس کا انتساب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب مشکل ہے، البتہ ایک تجربے کی بات کی حیثیت سے اس کو قبول کیا جاسکتا ہے۔

رات کا کھانا ترک کرنے سے جلدی بڑھاپا آنے کی بات اگر صحیح ہو تو اس کی وجہ۔ واللہ اعلم۔ یہ ہوسکتی ہے کہ غذا بدن کے لئے بدل ما یتحلل مہیا کرتی ہے اور اگر بدن کے تحلیل شدہ اجزاء کا بدل مہیا نہ کیا جائے تو صحت کا متاثر ہونا اور اس کے نتیجے میں بڑھاپے کا جلدی آنا ایک طبعی چیز ہے، اب اگر آدمی بھوکا سوئے تو رات کے طویل وقفے میں اجزائے بدن کی تحلیل تو ہوگی، لیکن ان اجزاء کا بدل مہیا نہیں ہوسکے گا۔ واللہ اعلم۔

کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا

"حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا رکھا تھا، فرمایا: بیٹا! قریب ہوجاؤ، بسم اللہ شریف پڑھو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔"

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما، اُمّ المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے ہیں، جب ام المومنین رضی اللہ عنہا کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقد ہوا تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت و تربیت میں آگئے، اس لئے ان کو "بیٹا" فرمایا۔ اس حدیث سے کھانے کے چند آداب معلوم ہوئے: بسم اللہ شریف کے ساتھ کھانا شروع کیا جائے، دائیں ہاتھ سے کھایا جائے، اپنے آگے سے کھایا جائے۔

ان آداب کو بہت سی احادیث میں بیان فرمایا گیا ہے، اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بچوں کو آداب اور مکارمِ اخلاق کی تعلیم دینی چاہئے۔

بڑھتی ہوئی مہنگائی

عوام اور حکومت کے لئے ایک چیلنج

ہوشربا مہنگائی کے عفریت نے جس طرح ملک عزیز کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، اس سے ہر ذی شعور شہری آگاہ ہے۔ عالمی غذائی بحران سے پڑوسی ملک ہندوستان بھی محفوظ نہیں۔ جناب انیس احمد ندوی صاحب نے اپنے مضمون میں اس کے اسباب وعلل اور سدباب پر بحث کی ہے، جو نذر قارئین ہے:

انیس احمد ندوی

معاشیات کی اصطلاح میں عام سطح پر قیمتوں میں اضافہ کو (Inflation) کہتے ہیں، اس کے بہت سارے اسباب میں Cost Push Inflation بھی شامل ہوتا ہے، یعنی انتاج کی لاگت میں اضافہ کی وجہ سے جو مہنگائی ہوتی ہے، اسی کو Cost Push Inflation کہتے ہیں اور Demand Pull Inflation اس مہنگائی کو کہتے ہیں جو سپلائی کے مقابلے میں Demand بڑھ جانے کی وجہ سے ہوتی ہے (Hyper Inflation) ایک مہینہ میں پچاس فیصد سے زائد قیمتوں میں اضافہ کو کہتے ہیں، قیمتوں میں مجموعی سطح پر گراوٹ کو (Deflation) کہتے ہیں۔

ہمارے ملک میں مہنگائی ایک ناقابل حل مسئلہ بنتا جارہا ہے، یہاں (Cost Push Inflation) اور (Demand Pull Inflation) دونوں قسم کی مہنگائی پائی جاتی ہے، چیزوں کی قیمتوں کو سن کر سر چکرا جاتا ہے، جنوری سے مارچ کے اخیر یعنی آٹھ ہفتوں کے بیچ میں اجناس کی قیمتوں میں تقریباً چالیس فیصد کا اضافہ ہوا ہے، مہنگائی میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے، مہنگائی اس وقت کا سب سے بڑا چیلنج ہے، جس کا مقابلہ عوام اور حکومت دونوں کے لئے یکساں طور پر مشکل ہے، بہرحال حکومت کے لئے مہنگائی کے چیلنج کو قبول کرنا اور اس کا سامنا کرنا اتنا دشوار نہیں جتنا کہ عوام کے لئے اور خصوصاً غریب اور مفلوک الحال بے روزگار یا ادنیٰ درجہ کے ملازمین کے لئے مہنگائی کا مقابلہ سخت دشوار ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس عفریت سے معاشرے کے دبے کچلے اور پسماندہ طبقات یا بہت ہی کم اجرت پر کام کرنے والے افراد جتنا متاثر ہوتے ہیں، خوشحال اور متمول گھرانے اتنا متاثر نہیں ہوتے، اس کا اثر کسانوں پر بھی بہت شدید پڑتا ہے، ان کی آمدنی بہت کم اور خرچ نیز خرچ کے مواقع بہت زیادہ اس لئے انہیں بھی شدید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ملک میں پیداوار نیز صنعت وحرفت، تجارت اور مارکیٹ میکانزم میں اضافہ ہوا ہے، بڑی بڑی کمپنیاں قائم کی جاری ہیں، SEZ کے لئے علاقے مخصوص کئے جارہے ہیں، بیشتر مصنوعات ملک میں تیار کی جارہی ہیں، پھر بھی ان کی قیمتوں میں اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے، خام مال سستا کرایہ اور لگان بھی کسی قدر زیادہ نہیں لیکن پھر بھی تیار شدہ چیز مہنگی ہوجاتی ہے، ہو نہ ہو اس میں (Globalisation) کی کرشمہ سازی ہے، اشیاء تیار کرنے والے لوگ میڈیا اور انٹرنیٹ سے ہمیشہ مربوط رہتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کی مصنوعات یا انتاج کی قیمت مارکیٹ میں کیا ہے؟ چونکہ انٹرنیشنل بازار میں اس کی قیمت زیادہ ہے اور (Export) (برآمد) کرنا آسان ہے، اس لئے کیوں نہ اسے برآمد کیا جائے اور اگر نہیں تو کیوں نہ اسے اپنے ہی ملک میں اچھی قیمت پر فروخت کیا جائے، بہرحال صغریٰ، کبریٰ ملا کر نتیجہ یہ نکلا کہ سامان مہنگا ہوگیا، مہنگائی جیسے وقت کا کوئی المناک سانحہ ہو یا کوئی بلائے ناگہانی یا کوئی آفت آسمانی بچہ بچہ اس سے واقف ہے، مہنگائی آسمان چھورہی ہے، کمرتوڑ مہنگائی ہے، ہر لب پر یہی قصہ، ہر محفل کا یہی فسانہ اصل میں اب لوگوں پر آٹے دال کا بھاؤ کھلا ہے یقیناً اگر آپ مہنگائی پر بات نہ بھی کرنا چاہیں تو اس کا جادو ایسا سر چڑھ کر بولتا ہے کہ آپ مجبور ہوکر کم از کم یہی کہیں گے کہ غریبی میں آٹا گیلا۔

ہندوستان جہاں ۷۷ فیصد لوگ BPL ہیں اور ماہانہ استہلاک وصرف کی طاقت بھی کم ہے اور جو کچھ خرچ بھی کرتے ہیں اس کا ۷۵ فیصد کھانے پر خرچ کرتے ہیں، اس طرح کی ہوشربا مہنگائی یقیناً وبال جان ہے اور غریب ومفلوک الحال لوگوں کے لئے مصیبت کا پہاڑ، ملک جو کہ پہلے ہی سے غربت سے جوجھ رہا ہے، ایسے میں مہنگائی کا سرچڑھ کر بولنا ایک نہایت دشوار مسئلہ بن گیا ہے، کھانے پینے کی اشیاء سے لے کر زندگی کی دوسری ضروریات تک ہر چیز میں مہنگائی نے اپنا اثر دکھایا ہے۔

مہنگائی میں اس قدر اضافہ کیوں ہورہا ہے کیا عالمی Food Crisis (غذائی بحران) کا ہندوستان پراثر تو نہیں ہورہا ہے، اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اگر کوئی بحرانی کیفیت پیدا ہو تو کیا ہندوستان اس سے نپٹنے کے لئے تیار بھی ہے یا نہیں؟

دنیا کے بہت سارے ممالک میں کھانے کی اشیاء (اجناس) کا شدید بحران پایا جاتا ہے اور اسی وجہ سے کھانے کی اشیاء مثلاً چاول اور گیہوں وغیرہ کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہوا ہے، دوسری وجہ آسٹریلیا میں یکے بعد دیگرے دو قحط سالی کا پڑنا اور امریکا کے مکی کی فصل کا ایک تہائی ایتھنول میں استعمال ہوتا ہے غذائی اجناس سے محروم بہت سارے ممالک نے زیادہ سے زیادہ غلہ درآمد کرنا چاہا، اس لئے گزشتہ چھ مہینہ کے اندر چاول کی قیمت میں ۶۰ فیصد اور گیہوں اور سویابین میں ۴۰ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ مصر میں کھانے کی اشیاء کی قیمتوں میں شدید اضافہ ہوا ہے، انڈونیشیا اور فلپائن میں کھانے کی اشیاء کی قلت کی وجہ سے احتجاجی بے چینی پھیلنے کا اندیشہ ہے، UN کے انسانی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے والے ایک اعلیٰ عہدیدار نے متنبہ کیا ہے کہ غذائی اجناس میں قیمتوں کے زبردست اضافے سے پوری دنیا میں اضطراب و ہلچل پھیلنے کا اندیشہ ہو چلا ہے اور سیاسی استحکام خطرے میں ہے، واضح رہے کہ ہیٹی میں حال ہی میں قیمتوں میں اضافہ کو لے کر فساد ہوا، جس میں چار لوگ مرگئے، ساحل العاج میں قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے فروری میں فساد ہوگیا، جس میں چالیس لوگ مارے گئے، موریتانیا، موزمبیق اور سینیگال میں زبردست احتجاج ہوئے، اسی طرح ازبکستان، یمن بولیویا اور انڈونیشیا میں زبردست احتجاج ہوئے، ہیٹی ساحل العاج، سینیگال، ایتھوپیا، کیمرون، یمن، تھائی لینڈ، بنگلہ دیش، پاکستان سب ہی ممالک غذائی اجناس کے بحرانی دور سے گزر رہے ہیں (World Bank) کی ایک رپورٹ کے مطابق تقریباً ۳۳ ممالک غذا کے بحران سے دوچار ہیں، ہمیں بھی سوچنا ہے کہیں ہم قابل ہدف تو نہیں؟

آج کل اخبارات مہنگائی کی پرزور سرخیوں سے دبے جارہے ہیں، ایک اخبار میں کئی کئی خبریں مہنگائی کے متعلق ہوتی ہیں، بڑی تفصیل سے ایک ایک چیز کی مہنگائی کا جائزہ لیا جاتا ہے اضافہ کا تناسب نکال کر دکھایا جاتا ہے، مسئلہ کو مزید مسئلہ بنا کر پیش کیا جارہا ہے، اس سال مہنگائی میں اضافہ کا تناسب ۷.۴۱ فیصد ہے، ہر چیز کی قیمت پچھلے تین سالوں کے مقابلہ میں اس سال سب سے زیادہ بڑھی ہے، حکومت اس مسئلہ سے بُری طرح جوجھ رہی ہے، اس کا کہنا ہے کہ اضطراری حالات سے نپٹنے کے لئے اس کے پاس جادو کی کوئی چھڑی نہیں ہے، قیمت میں تخفیف لانے کے لئے حکومت ہر ممکن کوشش کررہی ہے، حکومت نے ڈیوٹی ختم کرکے آسمان چھوتی ہوئی مہنگائی کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی ہے اور کیوں نہ کوشش کرے کہ الیکشن دروازہ پر دستک دے رہا ہے اور اس کے اثرات الیکشن پر نہایت سنگین ہو سکتے ہیں اور UPA کے لئے مہلک ثابت ہو سکتے ہیں، بہرحال قیمتوں میں تخفیف کی غرض سے میڈیا کی مہنگائی کے خلاف مہم (Drive) ایک مناسب قابل تعریف اور اہم اقدام ہے۔

اخبارات اس وقت معلومات کا اہم ذریعہ ہیں، انہیں کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے کہ کن اشیاء کی قیمت میں کتنا اضافہ ہوا اور کن چیزوں میں نہیں ہوا، صارفین (Consumers) کے حقوق پر کہاں کہاں زیادتی ہورہی ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں اس مہنگائی کے ساتھ ساتھ زندگی گزارنے کا سلیقہ سیکھنا ہوگا، صارفین اور تجار سب ہی کے درمیان تقریباً یہ بات عام ہوگئی ہے۔

مہنگائی کا ڈراؤنا عفریت مختلف انداز میں حکومت کو زچ کررہا ہے، اپوزیشن اور بائیں بازو کی پارٹیوں نے پارلیمنٹ میں مہنگائی کے خلاف ہنگامہ کیا اور اس کی کارروائی کو چلنے نہیں دیا اور حکومت پر گھیرا تنگ کردیا کہ وہ جلد از جلد اس سلسلہ میں اقدامات کرے۔

مہنگائی کا مسئلہ اس قدر سنگین ہوتا جارہا ہے کہ تمام سیاسی پارٹیاں اور لوگ اس مسئلہ کو لے کر حکومت سے نبرد آزما ہیں، اس مسئلہ پر بہت سے عالمی اداروں نے بھی ہندوستان کو متنبہ کیا ہے اور اس سے قیمتوں میں تخفیف کرانے کی اپیل کی ہے، حال ہی میں (International Monetary Fund) نے ہندوستان میں قیمتوں میں اضافہ کو ایک گرم سیاسی مسئلہ قرار دیتے ہوئے حکومت سے فوری طور پر ایسے اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا ہے جس سے قیمتوں کو کنٹرول کیا جائے، عالمی اور مقامی اقتصادیات کی رپورٹوں کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں مہنگائی کو بڑھتا ہوا دکھایا گیا ہے اور جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے (IMF Asia Pacific) ڈپارٹمنٹ کے سینئر صلاح کار کلپنا کوچر نے کہا کہ گرچہ ۷.۴۱ فیصد مہنگائی میں اضافہ کوئی بہت زیادہ نہیں ہے لیکن تاہم یہ ایک نہایت اہم اور گرم سیاسی مسئلہ ہے۔

داخلی، خارجی نیز عوامی، سیاسی دباؤ کے پیش نظر حکومت نے قیمتوں میں تخفیف کی خاطر چند مثبت اقدامات کئے ہیں، سب سے پہلے ایک نمبر باسمتی چاول کے علاوہ سب ہی چاول کی برآمد پر پابندی

لگادی گئی ہے، کھانے والے تیل پر (Duty) ختم کردی گئی ہے، UPA سرکار نے ایک ملین ٹن کھانے والا تیل اور ۱۵ لاکھ ٹن دال درآمد کرنے کا اعلان کیا ہے، اسی کے ساتھ ساتھ صوبائی حکومتوں کو ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت کی ہے، وزیر زراعت مسٹر شرد پوار نے کہا ہے کہ کھانے والا تیل (PDS: Public Distirbution System) کے ذریعہ ۱۵ روپے فی کلو سبسڈی پر ان خاندانوں کو دیا جائے گا جو BPL میں یا انتودے کے تحت آتے ہیں، اسٹیل وغیرہ کے قیمتوں میں بھی گراوٹ متوقع ہے، وزیر مالیات پی چدمبرم نے ذخیرہ اندوزی کرنے والوں اور سیمنٹ اور اسٹیل کے (Cartelization) (قیمتیں بڑھانے کے لئے کارخانہ داروں کا گٹھ جوڑ) کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی سے خبردار کیا ہے، بہرحال قیمتوں میں اگر بہتر طریقہ پر تخفیف ہوجائے تو حکومت کا ایک زبردست کارنامہ بلکہ معجزہ ہوگا اور حکومت کو اس کا فائدہ ملے گا اور اس طرح شاید حکومت اپنی میعاد پوری کرلے۔

اناج کی پیداوار میں ہندوستان تیسرے نمبر پر ہے، بڑا زبردست غلہ پیدا ہوتا ہے لیکن یہ بڑی افسوسناک بات ہے کہ اس کا ایک تہائی حصہ مناسب حفاظتی تدابیر نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہوجاتا ہے، دال، پھل، سبزیاں جن کی عالمی پیداوار میں ہندوستان باقاعدہ ایک بڑا حصہ دار ہے، ان فصلوں کی اچھی خاصی مقدار بدنظمی اور وسائل حمل ونقل کی کمی کی وجہ سے ضائع ہوجاتی ہے، تقریباً ۲۰ فیصد اناج ہر سال چوہوں کی خوراک بن جاتا ہے، حفاظت کی بہتر تدابیر نہ ہونے کی وجہ سے ۱۰ سے ۳۰ فیصد کیڑے مکوڑوں اور حشرات الارض کی نذر ہوجاتا ہے، فصل کی کٹائی کے بعد تقریباً ۱۰ فیصد کا نقصان ہوجاتا ہے، تقریباً ۶.۵ فیصد اسٹوریج کے درمیان خراب ہوجاتا ہے، ۳۰ فیصد پیداوار غیر اطمینان بخش اسٹوریج کی وجہ سے ضائع ہوجاتی ہے اور باقی کی کوالٹی متاثر ہوتی ہے۔ (ذرائع (Croplife India F.C.I.

Robo India Finance ۲۰۰۷ء کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر زراعت نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ۵۸۰۰۰ کروڑ کی زرعی پیداوار ہر سال ریفریجریٹر، وسائل حمل ونقل اور کولڈ اسٹور کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہوجاتی ہے۔

حکومت کو سرکاری اور غیر سرکاری اعداد وشمار سے ماوراء ہوکر عام لوگوں کی فلاح وبہبود نیز ان کی فارغ البالی اور خوشحالی کے لئے کوشش کرنا چاہئے، حکومت کو چاہئے کہ اکبر الہ آبادی کا یہ شعر ہمیشہ اپنے سامنے رکھے:

نقشوں کو تم نہ جانچو خلقت سے مل کے دیکھو
کیا ہورہا ہے آخر کیسی گزر رہی ہے
دل میں خوشی بہت ہے یا رنج اور تردد
کیا چیز جی رہی ہے کیا چیز مررہی ہے

حکومت کا اول و آخر نصب العین عوام کو راحت وسکون بہم پہنچانا ہونا چاہئے، ایسے قوانین بنائے جائیں جو عوام کے لئے مفید ہوں جن سے ان کے سکون واطمینان میں اضافہ ہو، ان کی غربت کا ازالہ ہو اور ایسے قوانین وضوابط بنانے نیز اگر پہلے سے موجود ہوں تو ان کی تنفیذ سے گریز کرنا چاہئے جن سے ان کی غربت میں اضافہ ہو یا بے اطمینانی کا سبب بنیں، یہ مقاصد سب سے زیادہ جمہوریت میں ملحوظ رکھے جاتے ہیں لیکن کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ترقی پذیر اور پسماندہ مملکتیں ترقی یافتہ ممالک کے دباؤ میں آکر کچھ ایسے کام انجام دیتی ہیں جو ان کی عوام کے لئے قطعاً سودمند نہیں ہوتا، جدید ڈپلومیٹک اصطلاحات کے پیچ وخم میں الجھ کر اپنے عوام کا نقصان کرتے ہیں۔

یقیناً دنیا کے دیگر حصوں میں پریشان حال لوگوں کی پریشانیوں کا خیال کرنا، بھکمری کے شکار لوگوں کی بھوک اور تڑپ کو محسوس کرنا اور اسے ختم کرنے کی کوشش کرنا، اسی طرح عالمی فلاحی اور خیراتی ادارے قائم کرنا ہمارا دینی، انسانی اور اخلاقی فریضہ ہے، عالمی غذائی بحران کو دور کرنے میں ہمیں بھی حصہ لینا چاہئے، لیکن اپنے عوام کو مصیبت میں ڈال کر نہیں بلکہ انہیں مطمئن کرنے کے بعد کیونکہ غیروں پہ رحمت اور اپنوں سے غفلت کسی طرح بھی درست نہیں، ہمارے یہاں قیمتوں کے اضافہ میں اس پالیسی کا بھی دخل ہے، عالمی غذائی بحران کے پیش نظر چیزوں کی برآمد جاری رہی جب کہ اندرون ملک ان چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا رہا اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ جب پانی سر سے اونچا ہوجاتا ہے، تب ہمیں ہوش آتا ہے، اب بالآخر اجناس اور دیگر (Commodities) سامان تجارت کی برآمد پر پابندی لگائی گئی ہے، ملک کے اسٹاک میں کمی نہیں، سوکھے کے حالات سے نپٹنے کے لئے ملک کے پاس اچھا اسٹاک ہے، پیداوار بھی اچھی ہے اور برآمد بھی جاری ہے، اس کے باوجود اشیاء کی قیمتوں میں برابر اضافہ ہورہا ہے، یہاں تک کہ کھانے کی ضروری اشیاء عام لوگوں کی پہنچ سے باہر ہوتی جارہی ہیں، حکومت کو اسے بہرحال کنٹرول کرنا چاہئے۔

مہنگائی میں اضافہ (Demand) طلب اور (Supply) (رسد) میں فرق کی وجہ سے ہے،

آبادی بڑھ رہی ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ طلب میں اضافہ ہو رہا ہے اور زمین چونکہ دوسرے اغراض ومقاصد کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے، اس لئے حکومت کو کاشت کے لئے کچھ زمینیں مخصوص کر دینا چاہئے، بہرحال رسد، طلب کا ساتھ نہیں دے پا رہی ہے جبکہ اسٹاک میں زبردست غلہ موجود ہے، اس کا مطلب ہے کہ بیچ کے کچھ لوگ ذخیرہ اندوزی کا کام اس انداز سے کرتے ہیں کہ اس سے مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے، اس لئے مہنگائی میں اضافہ ہونا قطعی ہے۔

واضح رہے کہ ان سب سے عوام میں بے چینی پھیلتی ہے، عام آدمی کو آپ کی ٹیکنالوجی ترقی صحت اور Sensex سے کوئی واسطہ نہیں، اسے اپنی اور اپنے فیملی کی روزی روٹی اور صحت کی فکر ہوتی ہے، عوام دال، چاول، تیل اور پیاز وغیرہ کی قیمتوں سے بہت متاثر ہوتی ہے اور ایسی صورت میں عوام حکومت پر بھی اثر ڈالتے ہیں، بسا اوقات اسے بدل ڈالتے ہیں ماضی میں اس طرح کے واقعات پیش آ چکے ہیں جب مہنگائی کی وجہ سے حکومت گر گئی یا گرادی گئی۔

خلاصہ یہ کہ حکومت نے ہوشیاری کا ثبوت دیا ہے اور عقل کا ناخن لیتے ہوئے مہنگائی میں کافی تخفیف کر کے اس کے عفریت کو اپنے قابو میں کرنے کی کوشش کی ہے، حکومت نے ۱۴.۷ فیصد قیمتوں میں تخفیف کی ہے اور کھیتوں کی پیداوار کے سلسلہ میں مستقبل کے تجارتی سودوں پر روک لگادی ہے اور اس طرح اپنوں اور غیروں کی طرف سے ہونے والے حملوں کا سنجیدہ اور عملی جواب دیا ہے۔

(بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ)

☆☆..........☆☆

دین کی محبت اور علماء کی صحبت

مولانا محمد عرفان، کراچی

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے فرمایا: علوم دین دو طرح سے حاصل ہوتے ہیں: (۱) تعلیم وتعلم کے ذریعے سے، (۲) علماء دین کی مجلسوں میں بیٹھنے سے۔

ہمارے قلوب میں دین اسلام کی وقعت ہر چیز سے زیادہ ہونی چاہئے، ہمارے اندر دین وایمان کی بے قدری کی وجہ یہ ہے کہ یہ دین وایمان ہمیں بغیر کسی مشقت اور تکلیف کے مل گئے ہیں، ورنہ خدا کا نام وہ چیز ہے کہ ساری دنیا اس کے سامنے ہیچ ہے، اسی طرح قرآن کریم کی وقعت اور اس کی قدر وقیمت دیگر وظائف سے زیادہ ہونی چاہئے، قرآن کریم کو اس کی عظمت دل میں رکھتے ہوئے بڑے ادب سے پڑھا جائے، قرآن وحدیث میں جو دعائیں منقول ہیں ان کی وقعت دیگر دعاؤں سے زیادہ ہونی چاہئے۔ کھانا، کمانا اور دنیا کے کاروبار کرنا جائز اور مطلوب ہے لیکن مقصود نہیں، ساری زندگی دنیا میں دنیا کے جمع کرنے میں لگے رہنا عقلمندی نہیں ہے، اصل مقصود دین ہی کو سمجھنا چاہئے اور اس میں زیادہ مشغول ہونا چاہئے، دین میں لگے رہنے کے ساتھ ساتھ بقدر ضرورت دنیا کی فکر کرنی چاہئے۔ دعا کی حقیقت عبادت کی روح ہے، یعنی تذلل اور احتیاج کا اظہار ہے، دنیا کے لئے اللہ سے دعا مانگنا شانِ عبدیت ہے، یہ مذموم نہیں ہے اور وظائف پڑھ کر دنیا مانگنا یہ مذموم ہے، ان دونوں میں فرق ہے۔ دعا کر کے مانگنا ذلت کی شان ہے اور مقصود کے موافق ہے اور وظائف کے ذریعے دعا مانگنے میں تذلل اور عاجزی نہیں ہوتی ہے، دنیا کے لئے ہر دعا جائز نہیں بلکہ وہ دعا جائز ہے جو شریعت کے موافق ہو۔ اولیاء اللہ کی تعظیم دین میں داخل ہے، لیکن تعظیم ایسی ہونی چاہئے کہ اللہ کی توہین لازم نہ آئے۔ اس بات کا انتظار کرنا کہ پہلے ہم دنیا کے کاموں سے فارغ ہو جائیں پھر ہم یکسو ہو کر خدا کی یاد میں لگیں گے، یہ شیطانی اغوا ہے اور ہوتا یہی ہے کہ ساری زندگی یوں ہی گزر جاتی ہے اور خدا سے تعلق نہیں ہو پاتا، پہلے خدا سے تعلق جوڑا جائے دنیا خود چھوٹ جائے گی، دنیا کے کاموں کی تو یہ حالت ہے کہ اس کی انتہا کہیں نہیں، ایک کام کے بعد دوسرا کام نکلتا چلا جاتا ہے۔ گناہوں سے پاک ہونے کا طریقہ یہی ہے کہ اسی گناہوں کی حالت میں خدا سے معافی مانگنی چاہئے اور خدا سے تعلق جوڑنا چاہئے اور خدا سے تعلق جوڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی اللہ والے کی صحبت میں پہنچ جاؤ اور یہ وسوسہ دل میں ہرگز نہ لاؤ کہ اللہ والوں کے پاس دنیا کی گندگی لے کر جائیں گے تو پتہ نہیں کیا کہیں گے؟ بلکہ اللہ والے کسی آنے والے کو حقیر نہیں سمجھتے وہ عیب پوش اور کریم النفس ہوتے ہیں، وہ اپنے آپ کو سب سے زیادہ ذلیل سمجھتے ہیں۔ ایمان لانا اور عمل صالح اختیار کرنا یہی نجات کے طریقے ہیں، اس کے بغیر تمام نسبتیں ناکافی ہیں، ہم تبرکات کے قائل ہیں منکر نہیں، اگر کسی میں ایمان نہ ہو اور عمل صالح نہ ہوں تو پھر لاکھ تبرکات اور نسبتیں کام نہیں آسکتیں، قیامت کے دن کسی بزرگ کی اولاد ہونا یا سلسلے کا ہونا کام نہ دے گا، جب تک اپنے پاس ایمان اور عمل صالح نہ ہو تبرکات اور نسبتیں اس وقت فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہیں جب ایمان اور عمل صالح ہو۔ سلف صالحین نے تبرکات کا اہتمام فرمایا ہے اور سلف صالحین نے ہمیشہ بزرگوں کی اولادوں کا احترام کیا ہے اور بزرگانِ دین بھی اپنی اولاد کا خیال فرماتے ہیں، اگر بزرگوں کی اولادوں نے نیک اعمال کئے تو اللہ آخرت میں ان بزرگوں کے درجوں میں پہنچادیں گے، برابری کی صورت یہ ہوگی کہ ناقص الاعمال کو کامل الاعمال کے درجے میں بھیج دیا جائے گا اور کاملین کے درجات میں کمی نہیں کی جائے گی۔ دین کی محبت اور علماء کی صحبت یہ دونوں چیزیں بہت کام کی ہیں، آج کل خرابی کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے علم دین، دین سے محبت اور علماء دین کی صحبت کو چھوڑ دیا ہے، آدمی کو دین کے معاملے میں صاحب الرائے نہیں ہونا چاہئے اور اپنی رائے اور فیصلے کو معتبر نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ اپنی رائے اور فیصلے کو اللہ والوں پر چھوڑ دیا جانا چاہئے۔ اللہ نے محبت اور محبوبیت کا مدار ایمان اور عمل صالح پر رکھا ہے۔ علم دین حاصل کرو، اگر یہ نہ ہو سکے تو اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھو، اگر یہ نہ ہو سکے تو دین کی کتابوں کو دیکھو اور دین کی کتاب کسی معتبر ومستند عالم دین سے پڑھ لو، لیکن سبقاً پڑھو۔ (از تفصیل الدین)

مکافاتِ عمل

جناب ابوعاصم

آج ہماری پوری قوم آٹے، دال، چاول، گھی، تیل اور دیگر اجناس کی مہنگائی اور کمیابی، پینے کے صاف پانی کی کمی، بجلی کے شدید ترین بحران میں مبتلا بلک رہی ہے، سسک رہی ہے، تڑپ رہی ہے اور اس کا کوئی پرسان حال نہیں، دہشت گردوں کی کارروائیاں عروج پر ہیں، مرنے والے کو پتہ نہیں کہ اسے کیوں مارا گیا اور مارنے والے کو پتہ نہیں کہ اس نے کیسے مارا اور کیوں مارا؟؟؟

اب سوچیں کہ جامعہ حفصہ کی طالبات کی جب خوراک بند کی گئی ہوگی، جب ان کا پانی بند کیا گیا ہوگا، جب ان کی بجلی منقطع کی گئی ہوگی، جب انہیں مارا جا رہا ہوگا تو وہ بھی اسی طرح بلکی ہوں گی، سسکی ہوں گی، تڑپی ہوں گی اور اس وقت ان کا بھی کوئی پرسان حال نہ تھا، پھر جب ان کی روحیں اللہ جل شانہ کے حضور پیش ہوئی ہوں گی تو انہوں نے کیا یہ فریاد نہ کی ہوگی کہ ہمیں کس جرم میں بھوکا رکھا گیا؟ کس جرم میں ہمیں پیاسا رکھا گیا؟ کس جرم میں ہماری بجلی منقطع کی گئی؟ اور کس جرم میں ہمیں مارا گیا؟ تو کیا اللہ تعالیٰ کی غیرت کو ہماری بے غیرتی پر جوش نہ آیا ہوگا، سوچیں کہ یہ کہیں ہماری سزا کی ابتدا تو نہیں۔

آج پوری قوم گویا ایک بھنور میں پھنسی ہوئی ہے، پھر ستم ظریفی تو یہ ہے کہ اس بھنور سے نکلنے کی جلد اور صحیح تدابیر اختیار کرنے کے بجائے ہم اس میں پھنسانے کے ذمہ داروں کے تعین میں سر کھپا رہے ہیں۔

دہشت گردی کے واقعات میں بے گناہوں کا مارے جانا، اجناس کا عام لوگوں کی دسترس سے باہر ہو جانا، بجلی کے بحران کا اپنے عروج پر پہنچ جانا، پینے کے صاف پانی کے لئے ترسنا، دریاؤں کا ندی نالوں میں بدل جانا، پیٹرول اور گیس کی قیمتوں کا آسمان سے باتیں کرنا، بارشوں کا وقت پر نہ برسنا اور جب برسنا تو سیلاب کی شکل اختیار کر لینا، آسمان سے بجلیوں کا گرنا، زمین کے جھٹکے لینا، یہ سب معمول کی باتیں نہیں ہیں بلکہ مکافات عمل اور ہمارے لئے الارم ہیں کہ اب بھی وقت ہے نوشتہ دیوار پڑھ لو اور سدھر جاؤ۔

مگر ایک ہم ہیں کہ حکومت ہو یا عوام، کاروباری ہو یا محنت کش، صنعت کار ہو یا کاشت کار، حکومتی عہدیدار ہو یا ملازم، تاجر ہو یا آجر، ہر کوئی دوسرے کے سر الزام دھرنے اور خود کو بری الذمہ قرار دینے میں لگا ہوا ہے، جبکہ ان حالات کے ذمہ دار ہم سب ہیں، جیسے اعمال ہمارے اوپر چڑھتے ہیں ویسے ہی فیصلے نیچے اترتے ہیں۔

جب امت کے بے گناہوں پر بم برسائے جائیں گے، علماء ناحق شہید کیے جائیں گے، مساجد اور مدارس مسمار کیے جائیں گے اور ہم بحیثیت قوم بے حسی اور بے غیرتی کی چادر اوڑھ کر سوتے رہیں گے تو فیصلے کیسے ہمارے حق میں آئیں گے؟

ظلم کی انتہا تو یہ ہے کہ ملک کی کسی مقتدر شخصیت پر قاتلانہ حملہ ہو تو قاتل تھوڑے ہی دنوں میں قانون کی گرفت میں آ جاتا ہے جبکہ ہمارے اکابرین یکے بعد دیگرے تسلسل کے ساتھ بڑی بے رحمی سے شہید کیے جا رہے ہیں اور برسوں گزرنے کے باوجود ایک کا قاتل بھی نہ پکڑا جا سکا کہ جسے نشان عبرت بنا کر آئندہ ایسے واقعات کا سدباب کیا جا سکے۔

ایسے ظالم معاشرہ کو برداشت کرنے والے بھی ظالم شمار نہ ہوں گے تو اور کیا ہوں گے۔ ہماری اجتماعی بے حسی، بے غیرتی اور بداعمالیوں پر تو ہمیں پوری بستی سمیت اسی طرح اوندھا کر کے پٹخ دیا جانا چاہئے تھا، جس طرح قوم لوط کو پٹخا گیا تھا، قوم عاد و ثمود کی طرح ہمیں بھی تہس نہس کر دیا جانا چاہئے تھا، ہمیں بھی بندر اور خنزیر بنا دیا جانا چاہئے تھا، جس طرح بنی اسرائیل بنا دیئے گئے تھے، کیونکہ ہمارے مظالم کی داستان تو ان سے بھی طویل اور بھیانک ہے، مگر قربان جایئے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ رو دھو کر رب کریم سے یہ بات منوا گئے کہ آپؐ کے بعد ان کی امت کو بے سہارا نہیں چھوڑا جائے گا، ان کی توبہ کا انتظار کیا جائے گا، اسے قحط سے ہلاک نہیں کیا جائے گا، ان پر ایسا ظالم حکمران مسلط نہیں کیا جائے گا جو اس امت کو ختم کر دے، ورنہ تو ہم کب کے ختم ہو چکے ہوتے۔

ایسے شفیق نبی کی ناموس کی قدر ہماری نظر میں کیا ہے؟ ہمیں اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کے خود ہی جھانک لینا چاہئے، آج تو وہ وقت ہے کہ پوری

امت کو ناموس رسالت کی حفاظت کی خاطر سیسہ پلائی دیوار بن جانا چاہئے تھا، مگر افسوس ہمارے سیاست دان اقتدار کے حصول کے لئے آپس میں دست وگریباں ہیں، ہمارے حکمران اغیار کے کاسہ لیس ہیں اور عوام.... انہیں تو پیٹ کی آگ بجھانے سے ہی فرصت نہیں، آٹے کے حصول کے لئے عورتوں اور مردوں کی بھی لمبی قطاریں، پینے کے پانی کے حصول کے لئے بچے، بچیوں کی طویل لائنیں، محنت کش اور عوام کے دیگر طبقات کے اوقات کار دیکھیں تو یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہوگا کہ ہم کس چکی میں پس رہے ہیں؟ پھر بجلی کے شدید بحران کی وجہ سے دن بھر کے تھکے ہارے لوگوں کا فٹ پاتھوں اور پارکوں میں بڑھتا ہوا رش ہمیں بتا رہا ہے کہ قوم کس حال سے گزر رہی ہے؟ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے بھاری قرض جس نے ہماری نسلوں کو بھی رہن رکھا ہوا ہے، اس کا حساب لینے والا کوئی نہیں، امداد کے نام پر جو خیرات آتی ہے وہ کن کن کے خزانوں میں جاتی ہے؟ کوئی پوچھنے والا نہیں، تاجر منہ مانگی قیمت پر چیزیں فروخت کریں، کوئی دیکھنے والا نہیں، بھوک سے خودکشی کرنے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کم آمدنی والوں کے احوال کی طرف سے سب نے آنکھیں موند رکھی ہیں۔

غرض جنگل کا قانون ہے یا جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ دشمنوں کو ہماری حالت کا ہم سے زیادہ ادراک ہے، جس کی وجہ سے ان کی دیدہ دلیری بڑھتی ہی چلی جارہی ہے، مگر کب تک؟ ایک وقت آئے گا کہ احتساب ہوگا کہ کون دنیا میں کیا کیا کرتا رہا؟ اس وقت پیسہ کام آئے گا نہ سفارش، طاقت کام آئے گی نہ ذہانت، کوئی حیلہ چلے گا نہ بہانہ، کسی کی عبادت چلے گی نہ ریاضت بلکہ ہر کسی سے پوچھا جائے گا کہ امت کی اصلاح احوال کے لئے اس نے کیا کیا؟ خود نماز پڑھتے رہے بے نمازیوں کی کتنی فکر کی؟ خود پیٹ بھر کر کھاتے رہے، بھوکوں کے لئے کیا کیا؟ خود اچھی اچھی پوشاکیں پہنتے رہے، ننگوں کے لئے کیا کیا؟ خود دین پر چلتے رہے، دین سے کٹنے والوں کے لئے کیا کیا؟ علم رکھنے والوں نے جاہلوں کی اصلاح کے لئے کیا کیا؟ خود اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے میں لگے رہے، اللہ تعالیٰ کے بندوں کا تعلق اللہ سے جوڑنے کے لئے کیا کیا، آج وقت اس احتساب کی تیاری کا ہے۔

دنیا میں تو احتساب ہو ہی رہا ہے جو ہمارے سامنے ہے، اغیار کی غلامی، بھوک، افلاس، پریشانیاں، بیماریاں، خودکشیاں اور قدرتی آفات، یہ سب ہمارے سامنے ہیں، یہاں تک کہ کل جو شخص انتہائی رعونت سے کہتا تھا کہ ”سرینڈر کرو ورنہ مارے جاؤ گے“ آج اسی سے کہا جارہا ہے کہ: ”استعفیٰ دے دو ورنہ مواخذہ ہوگا“ یہ مکافات عمل نہیں تو اور کیا ہے؟

مگر قصور وار صرف ہمارے حکمران ہی نہیں، بلکہ ہم سب ہیں، کیونکہ ظالم حکمران عوام کی بداعمالیوں ہی کے سبب مسلط کئے جاتے ہیں، ہمیں دوسروں کی طرف تنقیدی نگاہ ڈالنے کی بجائے اپنے پر نظر رکھنی چاہئے کہ میں کیا کر رہا ہوں؟

نماز اور دوسرے فرائض چھوڑ کے، اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے کاموں میں اپنے اوقات کو ضائع کرکے، اپنی بیوی بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت نہ کرکے اپنے اکابرین کی باتوں پر کان نہ دھر کے، دینی علوم کی طرف سے بے توجہی برت کے، یہود و نصاریٰ کی ہر معاملہ میں تقلید کرکے، ان کی شکل و شباہت بناکے، ان کے رسم ورواج اپنا کر ہم کیسے توقع رکھتے ہیں کہ: ”گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے“ کہنے والے ٹیپو سلطانؒ جیسے حکمران، محمد بن قاسمؒ، طارق بن زیادؒ اور سلطان صلاح الدین ایوبیؒ جیسے سپہ سالار ہمیں نصیب ہوں گے، یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی کیکر بو کر اناج کی توقع کرے۔

حضرت نوح، حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام اپنی اقوام، قوم نوح، قوم عاد اور قوم ثمود کی طرف بھیجے گئے، دعوت وتبلیغ سے کچھ اصحاب تو اطاعت الٰہی کی طرف راغب ہوئے باقی اپنی طاقت، حکومت اور دولت کے گھمنڈ میں مبتلا رہے اور حق سے انکار پر اصرار کرتے رہے، اللہ تعالیٰ نے حق قبول کرنے والے اطاعت شعار اصحاب کی قلیل تعداد کو حکومت، فوج، اسلحہ اور دولت کی فراوانی نہیں عطا فرمائی کہ حق کو قبول نہ کرنے والوں سے جنگ کرکے انہیں مغلوب کردیں یا ختم کردیں بلکہ اپنی قدرت کاملہ سے حق قبول کرنے والوں کو بچالیا اور اطاعت سے منہ موڑنے والوں کو سیلاب سے، ہوا

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

سے اور ایک ہیبت ناک آواز سے ہلاک کر ڈالا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں موجود ہیں، قوم فرعون کے ہاتھوں پسی ہوئی ہے اور بحر ظلمات میں غوطے کھا رہی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"مجھے یاد کرنے کے لئے نماز قائم کرو"

جب قوم اطاعت الٰہی پر استغفار کے ساتھ عمل پیرا ہوگئی تو انہیں فرعونیوں سے نجات دے دی، فرعون اور فرعونیوں کو غرق آب کر دیا، اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو دولت، فوجی قوت اور آلات حرب کی فراوانی عطا نہیں فرمائی کہ جا کر فرعون کو ختم کر دو، نہ ہی فرعون سے اس کی حکومت، دولت اور فوج چھینی بلکہ اپنی قدرت کاملہ سے حق کو باطل پر فتح عطا فرمائی، صرف اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے صلہ میں۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین کو اللہ تعالیٰ نے پہلے اقتدار، دولت کی فراوانی، فوج یا آلات حرب کی زیادتی عطا نہیں فرمائی بلکہ پہلے انہیں اطاعت اور فرمانبرداری پر لگایا اور اسی اطاعت اور جذبۂ جہاد کی بدولت انہیں کسمپرسی کی حالت میں بھی حیرت انگیز کامیابیاں عطا فرمائیں، نہ صرف دنیا کی کامیابیاں بلکہ آخرت میں بھی کامیابی کا مژدہ سنا دیا۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ کی سنت، پہلے ہمیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پلٹنا پڑے گا، سچی توبہ کرنا پڑے گی، ان کی تابعداری اختیار کرنا ہوگی تب ہی ہم مکافات عمل سے جان بچا سکتے ہیں، دنیا اور آخرت میں کامیاب وکامران ہوسکتے ہیں، چاہے ہمارے پاس دنیاوی اسباب کچھ بھی نہ ہوں، ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے، وقت کے لال بجھکڑ ہمیں جتنے بھی راستے بتائیں اس سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

اب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے یہ بات ہمیں کوئی سائنس یا فلسفہ کا پروفیسر، کوئی انجینئر، کوئی ڈاکٹر کوئی سائنس دان کوئی صنعت کار، کوئی سیاستدان یا حکومتی عہدیدار نہیں بتا سکتا، اس کے لئے ہمیں مستند علماء کرام اور حکمائے امت سے رابطہ کرنا پڑے گا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثاء ہیں، حق اور باطل میں تمیز کرنے والے ہیں، وہ ہمیں بتائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو کیسے راضی کیا جاسکتا ہے، کس طرح توبہ کرنے کی ضرورت ہے اور کن اعمال کو اختیار کیا جانا چاہئے۔

☆☆..............☆☆

مساجد کے لئے
خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" "برکات حیدری" ناظم آباد

فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

جھوٹے مدعی نبوت پر ایک نظر

ابو حذیفہ حنفی

آج سے تقریباً سو سال قبل ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نامی شخص اس دنیا سے رخصت ہوا۔

مرزا غلام احمد کون تھا

مرزا غلام احمد، مرزا غلام مرتضی اور چراغ بی بی کا بیٹا تھا۔ مرزا ۱۹۳۹ء میں بھارت کے مشرقی پنجاب ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ قصبہ قادیان میں پیدا ہوا، مرزا کی جڑواں بہن کا نام جنت بی بی اور بھائی کا نام غلام قادر تھا۔

مرزا کے استاد کا نام گل علی شاہ (شیعہ) تھا۔

(بحوالہ تحفۂ قادیانیت ص:۱۵۸)

مرزا کے بچپن کا مشغلہ

مرزا کے بچپن کا سب سے پسندیدہ مشغلہ چڑیا کا شکار تھا۔

مرزا کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی

"انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیّن لا نبی بعدی۔"

(ابوداؤد، ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک پیارا انداز

اللہ رب العزت نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی اس طرح لاج رکھی کہ مسیلمہ کذاب سے لے کر یوسف کذاب تک جتنے بھی جھوٹے مدعیان نبوت آئے سب نے غیر اختیاری طور پر اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کیا۔

مرزا کا اقرار کذب

مرزا نے کہا کہ: "بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارے صدق و کذب کو جانچنے کے لئے ہماری پیشینگوئی سے بڑھ کر کوئی امتحان نہ ہوگا۔"

(مجموعہ اشتہارات ص:۱۵۹، ج:۱)

مرزا کا دعویٰ

مرزا نے دعویٰ کیا کہ: "احمد بیگ نامی شخص کی لڑکی (محمدی بیگم) کا نکاح مرزا سے ہونا وحی الٰہی ہے، اور اس لڑکی کا نکاح مرزا کے علاوہ کسی اور سے ہوا تو اڑھائی سال میں لڑکی کا شوہر اور تین سال میں لڑکی کا باپ فوت ہوگا۔" (مجموعہ اشتہارات ص:۱۵۷تا۱۵۹، ج:۱)

مرزا کی بدنصیبی

احمد بیگ نے مرزا کی وحی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے محمدی بیگم یعنی اپنی لڑکی کا نکاح اپنے عزیز سلطان محمد ساکن ضلع لاہور سے ۷/اپریل ۱۸۹۲ء کو کردیا، مرزا کے مطابق اس لڑکی کے شوہر کو اڑھائی سال بعد مرنا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے مزید ۵۹ برس کی عمر عطا فرمائی (فللہ الحمد) اور احمد بیگ کو مرزا کے بقول اس شادی کے بعد اپنی بیٹی کو بیوہ دیکھنا تھا لیکن اللہ رب العزت نے اسے اپنی بیٹی اور داماد کو خوش وخرم دیکھتے ہوئے رخصت فرمایا، یہاں تک کہ مرزا اس جوڑے کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو رقابت کی آگ میں جھلستا ہوا دنیا سے خائب وخاسر رخصت ہوا:

"ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا"

مرزا کا کردار

مرزا نے اپنے خواب کے تذکرے میں بھی اس لڑکی یعنی محمدی بیگم کا ذکر کیا کہ وہ بالکل ننگی اور سر منڈھی تھی میں نے اس کو سر منڈھنے کی تعبیر یہ بتائی کہ تیرا شوہر مرے گا (مرزا کی یہ خواہش) حسرت ہی رہی یہاں تک کہ اس خواب کے بارہ سال بعد مرزا دلبرداشتہ ہوکر دنیا سے چلا گیا۔

ایک مرزائی کی گواہی

ایک مرزائی نے مرزا محمود پر اعتراض کیا کہ تو ہر وقت زنا کرتا ہے، حالانکہ مرزا غلام احمد صرف کبھی کبھی زنا کرتا تھا۔ (روزنامہ الفضل قادیان ۳۱/اگست ۱۹۳۷ء)

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مرزا کے خاندانی اخلاق

حافظ بشیر احمد مصری نے مرزا طاہر قادیانی کو حلفیہ لکھ کر بھیجا:

۱:......مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا لڑکا، مرزا محمود بدکار تھا، منکوحہ اور غیر منکوحہ عورتوں سے زنا کرتا تھا، حتیٰ کہ خاندان کی محرم عورتیں بھی اس کی ہوس کا نشانہ بنیں۔

۲:......مرزا کے دوسرے دو لڑکے، مرزا محمود کے دونوں بھائی مرزا بشیر احمد اور شریف احمد لواطت

کے عادی تھے، بالخصوص نوعمر بچے ان کا نشانہ بنتے تھے۔

۳:.....مرزا کا سالا، یعنی مرزا محمود کا ماموں میر اسحاق لواطت کا عادی تھا، اسکول کے معصوم بچے اس کا خاص شکار تھے۔

۴:.....قادیانیوں کے بڑے بڑے عہدیدار شہوت پرستی میں اخلاق بندھنوں سے آزاد تھے۔ (مطالعۂ قادیانیت حصہ اول)

یعنی: ’’ایں خانہ ہمہ آفتاب است‘‘

مرزا اور عبادات

۱:.....مرزا نے کبھی حج نہیں کیا۔ (سیرۃ المہدی، ص:۱۱۹، ج:۱)

۲:.....مرزا نے کبھی زکوٰۃ ادا نہیں کی۔ (سیرۃ المہدی، ص:۱۱۹، ج:۱)

۳:.....مرزا کبھی اعتکاف میں نہیں بیٹھا۔ (سیرۃ المہدی، ص:۱۱۹، ج:۱)

۴:.....مرزا نے (پہلی دفعہ زندگی میں لدھیانہ میں روزہ رکھا تو دل گھٹنے لگا ہاتھ پاؤں، ٹھنڈے ہوئے حالانکہ غروب آفتاب قریب تھا، مگر اس نے فوراً روزہ توڑ دیا۔ (سیرۃ المہدی، ص:۱۳۱، ج:۳)

۵:.....جھوٹا مدعی نبوت ہوکر بھی حفظِ قرآن سے محروم تھا۔ (سیرۃ المہدی، ص:۴۴، ج:۳)

۶:.....مرزا نمازیں جمع کر کے پڑھتا تھا۔ (سیرۃ المہدی، ص:۲۰۲، ج:۳)

۷:.....مرزا بیٹھ کر بھی مسنون طریقے کے خلاف نماز پڑھتا تھا۔ (مکتوبات احمدیہ، ص:۸۸، ج:۵)

۸:.....مرزا منہ میں پان رکھ کر نماز پڑھتا تھا۔ (سیرۃ المہدی، ص:۱۰۳، ج:۳)

۹:.....مرزا نے حکیم فضل دین کی اقتداء میں نماز پڑھی، جسے کثرت سے اخراج ریح ہوتی تھی۔ (سیرۃ المہدی، ص:۱۱۱، ج:۳)

۱۰:.....مرزا (جھوٹا) مدعی نبوت ہوکر بھی نماز کے مسائل اپنے امتیوں یعنی مولوی نورالدین اور مولوی محمد احسن سے پوچھتا تھا۔ (مندرجہ اخبار الفضل قادیان، مورخہ ۱۷/جنوری ۱۹۲۵ء)

مرزا کے طہارت پر قادیانی جماعت میں تضاد

فریق اول: کہتا ہے کہ مرزا نے کبھی استنجاء میں ڈھیلا استعمال نہیں کیا۔ (سیرۃ المہدی، ص:۲۴۳، ج:۳)

فریق دوم: کہتا ہے مرزا (استنجاء) کے ڈھیلے اور گڑ ایک ہی جیب میں رکھتا تھا۔ (براہین احمدیہ، ص:۶۷، ج:۱)

تطبیق: اس کی تطبیق ہم یوں کرتے ہیں کہ مرزا گڑ سے استنجاء کرتے تھے اور ڈھیلے کھا لیتے تھے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مسئلہ تکفیر اور اسلام

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں: ’’اذا كان في المسئلة وجوه توجب التكفير ووجه واحد يمنع التكفير فعلى المفتي ان يميل الى وجه الذي يمنع التكفير‘‘۔ (شرح فقہ اکبر)

علماء اسلام کے اس قدر احتیاط تکفیر کے باوجود قادیانیوں کے تکفیر کی وجوہات

دعویٰ نبوت: مرزا نے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ (اربعین، ص:۷، ج:۴)

تحریف قرآن: مرزا کہتا ہے کہ قرآن میں محمد رسول (الایۃ) میں محمد سے مراد مرزا ہے۔ (تذکرہ طبع دوم، ص:۹۷)

عقیدہ تناسخ: مرزائی مرزا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کہتے ہیں۔ (روحانی خزائن، ص:۲۳۹، ج:۱۷)

تکفیر مسلم: مرزا جی جمیع مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ (کلمۃ الفصل، ص:۱۲۶،۱۴۷)

اتہام علی النبیؐ واصحابہؓ

مرزا کہتا ہے: ’’نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سور کی چربی کے پنیر کھاتے تھے۔‘‘ (الفضل قادیان ۲۲/فروری ۱۹۲۴ء)

سب علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرزا کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام متکبر خود بین اور خدائی دعویٰ کرنے والے تھے۔ (مکتوبات احمدیہ، ص:۲۱ تا ۲۴، ج:۳)

سب علی الصحابیۃ رضی اللہ عنہا

مرزا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نامناسب الفاظ لکھے کہ: ’’کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھ دیا کہ میں اس میں سے ہوں۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ، ص:۹)

تنقیص الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مرزا کے نزدیک ایک عام آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا درجہ پاسکتا ہے۔ (اخبار الفضل ۱۷/جولائی ۱۹۲۲ء)

تحریم الجہاد

مرزا اسلام کے بنیادی رکن جہاد مقدس کو حرام قرار دیا۔ (تحفہ گولڑویہ ضمیمہ، ص:۷۷)

افضل القادیان علی الحرمین الشریفین

مرزا کے نزدیک قادیان حرمین شریفین سے افضل ہیں۔ (حقیقت الرؤیا)

فلکن عبرۃ کا منہ

مرزا کا ڈنڈا اپنے سر

مرزا نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو کہا کہ اگر تجھ پر طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں وارد نہ ہوں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ (مجموعہ اشتہارات، ص:۵۷۸، ج:۳)

مرزا بیماریوں کا کارخانہ

اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو اس طور پر قبول کرلیا، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مرزا کی موت کے بعد تک صحت مند رہے، لیکن مرزا ان بیماریوں میں مبتلا ہوا:

۱:.....کثرت اسہال یعنی ہیضہ (جس کی مولانا

کوخبر دی)۔ (نسیم دعوت ص:۶۸)

۲:.....ہسٹریا۔ (سیرۃ المہدی ص:۱۳، ج:۱)

۳:.....غشی۔ (سیرۃ المہدی ص:۱۳، ج:۱)

۴:.....دماغی بے ہوشی۔ (الحکم ۲۱/مئی ۱۹۳۴ء)

۵:.....سوسوبار پیشاب۔ (ضمیمہ اربعین ص:۴، ج:۴)

۶:.....دل ودماغ کی سخت کمزوری۔ (تریاق القلوب)

۷:.....رینگن۔ (مکتوبات احمدیہ)

۸:.....دورانِ سر۔ (نزول المسیح ص:۲۹، حاشیہ)

۹:.....مرگی۔ (حقیقۃ الوحی ص:۳۶۳)

۱۰:.....حالت مردمی کالعدم۔ (تریاق القلوب)

۱۱:.....کمزور حافظہ۔ (مکتوبات احمدیہ)

۱۲:.....بدہضمی۔ (ریویو مئی ۱۹۲۸ء)

۱۳:.....دق۔ (حیات احمد)

۱۴:.....سل۔ (سیرۃ المہدی ص:۴۳، ج:۱)

۱۵:.....مراق۔ (سیرۃ المہدی ج:۱، ص:۴۲)

۱۶:.....تشنج اعصاب۔ (سیرۃ المہدی)

۱۷:.....تشنج دل۔ (خزائن ص:۱۷، ج:۱۷)

انجام مقام عبرت

۲۵/مئی کی شام سے مرزا کو دست آنے شروع ہوئے، مرزا کی اہلیہ کہتی ہے کہ بار بار دستوں کے بعد جب بالکل ہی ضعف آ گیا تو میں نے اس کی چارپائی کے پاس اس کی فراغت کا عارضی انتظام کیا۔ (سیرۃ المہدی ص:۱۱، طبع دوم)

کلمے کے بجائے آخری الفاظ وبائی ہیضہ تھا

مرزا کے سسر میر ناصر نواب کے مطابق آخری الفاظ جو سمجھ میں آئے وہ یہ تھا: "یہ وبائی ہیضہ ہے" بالآخر اگلے روز ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء صبح ۱۰ بجے دنیا سے رخصت ہوا۔ (حیات ناصر ص:۱۶)

حق بحق دار رسید

فاعتبروا یا اولی الابصار

قادیانی حضرات کو میں دعوت فکر دیتا ہوں کہ ان مندرجات میں غور کریں، اگر ان میں کوئی حوالہ غلط ہو یا اس کا مفہوم سمجھ نہ سکا ہوں تو مجھے اطلاع دیں میں ان کا ممنون ہوں گا اور اگر یہ حوالے صحیح ہیں تو دردمندی سے گزارش ہے کہ اگر بات سمجھ میں آ جائے تو حق کو قبول کرنے سے عار نہ فرمائیں۔

آخر میں اپنے بھائیوں سے گزارش ہے کہ آپ قادیانیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ مقام عبرت ہے کہ ہر تیسرا مسلمان شیزان جوس کو خریدتا ہے، جس سے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو معاشی استحکام مل رہا ہے، جس کے بل بوتے پر قادیانی دین سے دور مفلس مسلمانوں کو مرتد کر رہے ہیں، سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: "کاد الفقر ان یکون کفراً" (مشکوٰۃ)

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

وما علینا الا البلاغ المبین

ختم نبوت کوئز پروگرام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ گلشن حدید کراچی کے زیر اہتمام گزشتہ دنوں مونٹینا پبلک اسکول میں "ختم نبوت کوئز پروگرام" منعقد ہوا، اسکول کے پرنسپل جناب مرسلین صاحب اور ان کے رفقاء نے پروگرام میں شریک ہونے والے طلباء کو ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے خوب تیاری کرائی۔ کلاس پنجم تا ہشتم کے طلباء نے شرکت کی، تقریباً سولہ بچوں نے پوزیشن حاصل کی، تمام کامیاب طلباء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی طرف سے قیمتی انعامات تقسیم کیے گئے۔

پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو واٹر کولر، واٹر سیٹ، کرکٹ بیٹ، بیڈمنٹن ریکٹ اور مختلف اشیاء پر مبنی ایک ایک ٹرے تحفہ میں دی گئی۔

پروگرام کے اختتام پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام امت مسلمہ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے آخری نبی ہیں، ان کے بعد قیامت کی صبح تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا مدعی نبوت تھا، اس کا اسلام اور اہل اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تمام طلباء نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے بیان سنا اور آئندہ وسیع پیمانے پر پروگرام میں شرکت کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

پرنسپل جناب مرسلین صاحب نے منتظمین اسکول اور جماعتی رفقاء کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ بھرپور انداز میں پروگرام کرانے کا عندیہ دیا۔ حق تعالیٰ شانہ پروگرام کو قبولیت نصیب فرمائے۔ آمین۔

چند یادیں، کچھ باتیں

حافظ عبدالرشید چیمہ رحمۃ اللہ علیہ

حافظ حبیب اللہ چیمہ

اس دنیا میں ہر انسان جانے کے لئے آتا ہے، مگر وہ انسان جو خدا کے راستے میں اپنی زندگی گزار کے جاتا ہے، صحیح معنوں میں وہی کامیاب و کامران ہے۔ ایسے انسانوں کے وجود سے دنیا خالی ہوتی جارہی ہے اور اسی کا نام قحط الرجال ہے، یہ لوگ بقول حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین کا نمک ہوتے ہیں۔ میرے والد ماجد حضرت حافظ عبدالرشید چیمہؒ بھی بلاشبہ دھرتی کا نمک تھے، آپ نے انسانیت کی خدمت میں ایسی مثال قائم کی کہ ایک سال گزر جانے کے باوجود ابھی تک لوگ اپنے مسیحا کو تلاش کررہے ہیں۔

حضرت حافظ عبدالرشید ۱۹۲۷ء میں پیدا ہوئے، آپ کے والد حاجی رحمت خاں چیمہ، چیچہ وطنی کے نواحی گاؤں بستی سراجیہ کے معروف زمیندار تھے، آپ کے دادا حاجی غلام نبی چیمہ ایک خدا ترس اور نیک صالح انسان تھے ان کا تعلق خانقاہ سراجیہ (کندیاں شریف) کے بانی حضرت مولانا احمد خان رحمہ اللہ سے تھا، گاؤں کے اسکول سے پرائمری پاس کرنے کے بعد آپ کے دادا حاجی غلام نبی نے دینی تعلیم کے لئے آپ کو مولانا غلام محمدؒ کی مشاورت سے حضرت حافظ احمد الدینؒ کی خدمت میں داوڑہ بالا (ہڑپہ) بھیج دیا۔

۱۹۴۱ء میں آپ کے دادا حاجی غلام نبی چیمہ اس دنیا سے رخصت ہوگئے تو گھر میں مذہبی جوش و جذبہ ماند پڑنے لگا، لیکن حافظ عبدالرشیدؒ کے سینہ میں مذہبی لگن گھر کرچکی تھی، جس کے لئے آپ گھر سے بھاگ کر مختلف مقامات پر دینی تعلیم حاصل کرتے رہے، جن میں مرشد آباد ضلع بھکر، کندیاں شریف شہر، کچا کھوہ کے قریب موضع دولت پورہ، داوڑہ بالا (ہڑپہ) جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ چیچہ وطنی قابل ذکر ہیں، آپ خود بتایا کرتے تھے کہ دورانِ تعلیم اکثر روٹی کے خشک ٹکڑے پانی میں بھگو کر کھاتا رہا ہوں اور مرشد آباد سے بھکر ریلوے اسٹیشن تک تقریباً ۴۰ کلومیٹر پیدل سفر کرنا پڑتا تھا۔

دینی تعلیم سے فراغت کے بعد مولانا غلام محمدؒ سے طب یونانی کی تعلیم حاصل کی اور قومی طبی بورڈ اسلام آباد سے ڈپلومہ حاصل کیا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد خانقاہ باگڑ سرگانہ کے سجادہ نشین اور خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے فیض یافتہ حضرت حاجی جان محمدؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگئے کہ آپ کے مرشد حضرت مولانا احمد خانؒ نے ملتان، ساہیوال اور فیصل آباد میں اپنے مریدین اور حلقہ احباب کی اصلاح اور روحانی تربیت کے لئے آپ کو مقرر کیا ہوا تھا، حضرت حاجی جان محمدؒ نے حافظ عبدالرشیدؒ کی خوب سے خوب تر تربیت کی اور سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ میں سلوک کی منازل تیزی سے طے کروائیں۔ حضرت حاجی جان محمدؒ کے حافظ صاحبؒ کے نام لکھے گئے مکتوبات شریف سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت حاجی صاحبؒ حضرت حافظ صاحبؒ سے انتہائی انس و محبت رکھتے تھے اور سلوک کی منازل پوری توجہ اور تیزی سے طے کرواتے رہے، سلوک کی منازل طے ہونے کے بعد حضرت حاجی صاحبؒ نے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں خلافت بھی عطا فرمائی تھی۔

۱۹۶۲ء میں حضرت حاجی جان محمدؒ کے انتقال کے بعد آپ نے حضرت حاجی جان محمدؒ کے مرشد حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے تجدید بیعت کرکے دوبارہ سلوک کی منازل طے کیں اور حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ نے بھی آپ کو خلافت عطا فرمائی، اس کے باوجود آپ نے نئے آنے والے ساتھیوں کا خانقاہ شریف سے ہی تعلق جوڑا اور سب حضرات کو حضرت خواجہ خان محمد صاحب سے بیعت کروایا، آپ درحقیقت فنافی الشیخ تھے اور خودنمائی سے ہمیشہ بچتے ہی رہتے تھے۔ آپ نے تمام عمر خدمت خلق میں گزار دی، خدمت دین کے ساتھ ساتھ شعبہ طب میں بھی عوام کی خدمت جاری رکھی، آپ کے مطب سراجیہ دواخانہ پر ہروقت مریضوں کا رش لگا رہتا تھا، ہر مریض کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آتے تھے، اکثر مریض علاج کے ساتھ ساتھ اپنے گھریلو مسائل میں بھی مشورے کرتے تھے، آپ مریضوں سے معمولی رقم وصول کرتے اور کہا کرتے تھے کہ مریض سے زیادہ پیسے لینے کی مجھ میں ہمت و جرأت نہیں ہے، ایک بار آپ نے کہا کہ اللہ پاک نے مجھ پر اتنا کرم کیا ہوا ہے کہ اگر میں کستوری کی جگہ مٹی کی چٹکی بھی دے دوں تو بھی گاہک اعتماد کرے گا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے قید

وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں ہر سال شرکت کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ کانفرنس سے واپسی پر گھر پہنچنے سے پہلے ہی وہاں کی حاضری کی قبولیت کا پتہ چل جاتا ہے، ضلع ساہیوال میں جمیعت علماء اسلام کے بانی اراکین میں سے تھے اور آخر وقت تک جمیعت علماء اسلام سے وابستہ رہے، ملکی حالات میں نشیب وفراز آئے، جمیعت علماء اسلام کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کیا گیا تو مقامی لوگ بھی جمیعت چھوڑ کر ادھر ادھر چلے گئے تو اس وقت بھی حافظ عبدالرشید نے جماعت کا پرچم بلند رکھا اور اس پر کوئی آنچ نہ آنے دی، آپ ضلع ساہیوال میں دینی تحریکوں خصوصاً تحریک ختم نبوت کی آبیاری اپنے لئے فرض عین سمجھتے تھے اور اس کے لئے کبھی پیچھے نہیں رہے۔ ۱۹۸۰ء میں عالم اسلام کی مایہ ناز درسگاہ دارالعلوم دیوبند (انڈیا) کے صد سالہ جشن دیوبند میں اپنے شیخ حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ کی معیت میں حاضری دی۔

آپ نے ۱۹۵۰ء میں اپنے گاؤں میں ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی جس کا نام حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ کی نسبت سے مدرسہ عربیہ رحیمیہ رکھا، جہاں قرآنی علوم کے ساتھ ساتھ ضروری دنیاوی تعلیم کا بھی انتظام ہے، اسی مدرسہ میں مجلس احرار اسلام کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ بخاری بھی پڑھاتے رہے ہیں، حضرت پیر جی فرماتے ہیں: جب راقم (حبیب اللہ) پیدا ہوا تو حافظ جی اٹھا کر میرے پاس لائے اور کہا کہ شاہ جی اسے گھٹی دیں، میں نے اصرار کیا کہ آپ خود ہی گھٹی دیں، لیکن حافظ جی نہ مانے اور میری گود میں ڈال دیا، اس طرح راقم الحروف کو گھٹی حضرت پیر جی نے دی، جبکہ میرا نام حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ نے رکھا۔

حافظ عبدالرشید میرے والد ماجد ہونے کے ساتھ ساتھ میرے استاذ بھی تھے، میرے دوست بھی تھے اور میرے شیخ کی عدم موجودگی میں میرے شیخ بھی تھے، میری تربیت میں انہوں نے ان چاروں رشتوں کو مدنظر رکھا اور ان چاروں حوالوں سے مجھے کوئی کمی نہ آنے دی، وہ مجھ سے ایسی گفتگو بھی کر لیتے تھے جو شاید گہرے دوست بھی آپس میں نہ کرتے ہوں، مجھے جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں داخل کروایا تو ہر ہفتے کی صبح خود ساہیوال چھوڑ کر آتے اور جمعرات کو ساہیوال سے لے کر آتے تھے، قرب وجوار میں جہاں کہیں کوئی بزرگ یا اکابر تشریف لاتے تو اکثر مجھے ساتھ لے کر جاتے تھے، بالخصوص پیرومرشد حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ لاہور سے ملتان تک کسی بھی شہر مثلاً کمالیہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ، فیصل آباد تشریف لاتے تو اباجیؒ وہاں ضرور حاضر ہوتے اور اکثر مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔

۱۹۸۰ء سے پہلے حجاج کرام کے جہاز کراچی ہی آتے تھے تو حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ کی حج سے واپسی پر استقبال کے لئے جاتے ہوئے متعدد بار میں بھی ساتھ گیا، جہاں دیگر احباب اور بزرگوں کے علاوہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی میزبانی کا منظر آج بھی آنکھوں کے سامنے ہے۔ والد صاحبؒ ہر سال ماہ رمضان المبارک کا کم وبیش آخری عشرہ خانقاہ سراجیہ گزارتے تھے اور عیدالفطر ہمیشہ آپ نے خانقاہ شریف میں کی۔ اپریل ۲۰۰۳ء میں جب فالج کا حملہ ہوا اور چلنے پھرنے سے بالکل معذور ہوگئے، بیماری کے بعد پہلی عیدالفطر آئی تو عید کے روز بلند آواز سے رونے لگ گئے اور فرمایا کہ یہ میرے غرور کی وجہ سے ہوا کہ میں نے سوچ رکھا تھا کہ کوئی بھی عیدالفطر گھر نہیں کروں گا، عید کے روز اپنے شیخ حضرت خواجہ صاحب سے فون پر بات کی تو یہی عرض کیا اور معذرت کی کہ عید پر خانقاہ شریف حاضر نہیں ہوسکا۔

معاملات میں اس قدر فکر مند تھے کہ جب فالج کا حملہ ہوا تو فوراً مجھے کہا کہ فلاں جگہ اتنی رقم رکھی ہوئی ہیں، وہ لے کر آؤ جب میں لے کر حاضر ہوا تو سب کی تفصیل بتائی کہ یہ مسجد، مدرسہ اور فلاں، فلاں حساب ہیں اسے سنبھال لو، اس کے بعد نماز فجر ادا کی اور بعد میں علاج معالجہ شروع ہوا، بیماری کے بعد بھی باقاعدگی سے مطب پر تشریف لائے اور گھر اور مطب پر مریضوں کا جسمانی اور روحانی علاج کیا کرتے تھے، چلنے پھرنے سے قاصر تھے اور دو آدمی اٹھا کر گاڑی میں بٹھاتے اور نیچے اتارتے تھے، اس حالت میں بھی ۵،۶ گھنٹے تک مطب پر مریضوں کو چیک کرتے تھے دائیں ہاتھ سے خود نسخہ لکھ کر دیتے تھے بیماری کے بعد دو چیزوں کی خواہش کا اظہار فرماتے ایک خانقاہ

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

سراجیہ کی حاضری اور دوسری ادائیگی عمرہ کے لئے سعودی عرب کا سفر، اکثر دوست احباب اور علماء کرام ملنے آتے تو انہیں دعا کے لئے کہتے اور ساتھ یہ بھی کہتے کہ دعا کرنے کا فائدہ تب ہے جب مجھے بھی پتہ چلے، حضرت پیر جی عطاء المہیمن شاہ صاحب کو اکثر عرض کرتے کہ شاہ جی جب آپ دعا کرتے ہیں، تو مجھے آپ کی توجہ اور دعا کے اثر کا پتہ چل جاتا ہے۔

سفر عمرہ کے سلسلہ میں فرمایا کہ میں نے عمرہ کے لئے رقم کا بندوبست کیا ہوا ہے کسی پریشانی کی ضرورت نہیں۔ محترم بھائی حاجی عبداللطیف اور میرے بارے میں فرمایا کہ تم دونوں تو پہلے ہی عمرہ کر چکے ہو محترم بھائی جاوید اور ہمشیرہ صاحبہ نہیں گئیں تھیں فرمایا کہ میری نیت ہے کہ تمہاری والدہ جاوید اور بچی کو ساتھ لے کر جاؤں گا میں نے اداس نظروں سے آپ کی جانب دیکھا تو مسکرا کر فرمانے لگے تو تو ساتھ ہی جائے گا؟ تیرے بغیر میں کیسے جاسکتا ہوں؟

نومبر ۲۰۰۶ء میں خانقاہ سراجیہ حاضری کے لئے تشریف لے گئے تقریباً ۲۰ ساتھی بھی آپ کے ہمراہ تھے راستے میں خاصی دیر ہوگئی تھی، قابل صد احترام صاحبزادہ خلیل احمد صاحب کو اطلاع دے دی تھی، آپ نے قبلہ حضرت صاحب کو بتادیا تھا جس کی وجہ سے حضرت خواجہ صاحب باوجود ضعف کے اپنے حجرہ مبارک میں تشریف فرما تھے، جب ہم پہنچے تو والد صاحب (حافظ عبدالرشید) کو دیکھ کر حضرت خواجہ صاحب مسکرائے اور فرمایا: ''حافظ جی آپ کو اٹھا کر لے آئے ہیں'' جس کے بعد دونوں حضرات کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے، یہ منظر دیکھنے کے قابل تھا کافی دیر خاموش روحانی گفتگو کے بعد جناب حضرت خواجہ صاحب نے خادم سے فرمایا کہ مہمانوں کو کھانا کھلائیں، اگلے دن خانقاہ شریف سے واپسی ہوئی۔

اپریل ۲۰۰۷ء میں حضرت خواجہ صاحب باگڑ سرگانہ تشریف لائے جہاں والد صاحب نے حضرت خواجہ صاحب سے عمرہ پر جانے کی اجازت مانگی آپ نے اجازت فرمادی تو پھر پوچھا کہ حضرت میں نے وہیں رہنا ہے؟ جس پر حضرت خواجہ صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ حافظ جی! آپ جائیں اللہ پاک خیر کریں گے، پاس بیٹھے صاحبزادہ خلیل صاحب نے کہا کہ حافظ جی اس سے اچھی کیا بات ہے تو والد صاحب نے عرض کیا کہ میں تو ہر وقت تیار ہوں صرف حضرت کی اجازت درکار تھی۔

۲۵/مئی ۲۰۰۷ء کو ہم براستہ کراچی مکہ مکرمہ پہنچ گئے، خیال تھا کہ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد حرم شریف جائیں گے لیکن اباجیؒ کو نہایت جلدی تھی اور اس طرح ہم فوراً ہی حرم شریف پہنچ گئے، عمرہ ادا کیا، تین روز مکہ مکرمہ رکے اس کے بعد ۲۷/مئی کو ہمارے مہربان دوست حافظ محمد رفیق ہمیں مدینہ منورہ لے گئے، وہاں بھی ۴ روز قیام کیا روزانہ مسجد نبوی شریف لے جاتے تھے کہ یکم جون ۲۰۰۷ء، ۱۵/جمادی الاول ۱۴۲۸ھ بروز جمعہ صبح ۷ بجے اچانک اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

انتقال سے دو روز پہلے راقم الحروف کی والدہ صاحبہ سے کہا کہ یہاں رہنے کا ارادہ ہو تو دعا کر لینا، یہاں دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے، اگلے روز پھر پوچھا کہ دعا کی ہے؟ تو والدہ صاحبہ نے کہا کہ دعا نہیں کی کہ موت مانگنا میرے خیال میں اچھا نہیں، ویسے اللہ پاک یہیں رکھ لیں تو بالکل حاضر ہوں، تو اباجی نے کہا کہ مانگے بغیر بات نہیں بنے گی اور پھر پوچھا کہ اپنے والدین کو کوئی پیغام دینا ہو تو بتادیں۔

آپ کے انتقال کے بعد جمعۃ المبارک کو ضروری کاغذی کارروائی کرتے دن گزر گیا، اگلے روز ۲/جون بروز ہفتہ نماز فجر کے بعد مسجد نبوی میں نماز جنازہ ادا ہوئی اور جنت البقیع کے اس قدیم حصہ میں تدفین ہوئی، جہاں جنگ احد میں زخمی ہونے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قبور مبارک ہیں۔ تدفین کے بعد میں نے اباجی کے قدموں کی جانب کھڑے ہو کر دیکھا تو بالکل سامنے گنبد خضرا نظر آرہا تھا، آپ حقیقی طور پر فنافی الشیخ تھے اور اپنے شیخ اور خانقاہ سراجیہ اور تحریک ختم نبوت سے تعلق ومحبت رکھنے والوں سے عشق کی حد تک محبت کرتے تھے، جس کے صدقہ میں اللہ پاک نے گنبد خضرا کے سائے میں جگہ عطا فرمائی۔

☆☆..........☆☆

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی' مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

خادم علماء حق: حاجی الیاس غفی عنہ

سنارا جیولرز

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2 فون: 2545080-2545805

مرزا قادیانی

مثلِ سگِ دیوانہ

ارشاد خداوندی ہے:

"سو اس کی حالت کتے کی سی ہوگئی کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی ہانپے یا اس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپے، یہی حالت (عام طور پر) ان لوگوں کی ہے، جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔" (الاعراف:۱۷۶)

مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن میں موجود ختم نبوت کی گواہی دینے والی ۱۰۱ آیات کا انکار کرتے ہوئے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے مندرجہ بالا آیت کی جیتی جاگتی تصویر بنا دیا، دیکھ جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو اور اگر حق عیاں ہونے کے بعد بھی ضد آڑے آئے تو پھر منزل کہیں نہیں ملے گی۔

تمام قادیانی مندرجہ ذیل واقعات سے نصیحت حاصل کر کے ہمارے بھائی بن سکتے ہیں، ہمیں ان سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہمارے ذاتی دشمن سے بڑھ کر ہے۔

سب سے پہلے تو حضرت مولانا لال حسین اختر کا ذکر کرنا چاہوں گا جو قادیانی گروہ کے بڑے کرتا دھرتاؤں میں سے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے انہیں مرزا کو خنزیر کی شکل میں دکھایا تو وہ فوراً قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہوگئے اور لوگوں نے دیکھا کہ ایک وقت وہ بھی آیا کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر کے عہدے پر فائز ہوئے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے بحالت کشف مرزا غلام احمد قادیانی کو دیکھا کہ مرزا قادیانی قبر میں ایک باؤلے کتے کی طرح ہے، اس کا منہ دم کی طرف ہے، منہ سے پانی بہہ رہا ہے اور بھونکتے ہوئے گول چکر کاٹ رہا ہے اور بار بار اپنی ٹانگوں اور

ندیم نواب

دم کو کاٹتا ہے، اس کشف کا حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ایک بزرگ کے سامنے ذکر کیا وہ بزرگ فوراً تڑپ اٹھے اور فرمایا کہ خدا گواہ ہے واقعتاً یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے اور مرزا قادیانی کی کیفیت ایسی ہی ہونی چاہئے۔ (تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص:۱۵۴)

محکمۂ پی ڈبلیو ڈی کا ایک ملازم اپنا واقعہ بیان کرتا ہے کہ میرے ساتھ ایک مرزائی بھی کام کرتا تھا، اس مرزائی سے ایک دن کوئی دیہاتی ملنے آیا، مرزائی نے اسے تبلیغ شروع کر دی، میں نے مرزائی کو ڈانٹ ڈپٹ کی کہ سرکاری ملازمت کے دوران تمہیں تبلیغ کرنے کا کیا حق ہے؟ یہ سن کر وہ خاموش ہوگیا دن گزر گیا رات کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی حد سے زیادہ لمبی داڑھی والا مجھے کہتا ہے کہ اللہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش نبی و پیغمبر بھیجے ہیں اور میں نے ایک ہی بھیجا ہے اور تم اس کے آدمی کو بھی تنگ کرتے ہو، میں نے پوچھا تم کون ہو؟ کیا مرزا قادیانی؟ اس نے کہا ہاں! میں نے کہا کہ مرزا قادیانی کو دکھاؤ، اس نے کہا آؤ میرے ساتھ چلو، مجھے ایک چھوٹے سے کمرے میں لے جاتا ہے، کمرے کی دیوار میں ایک بڑا سوراخ ہے، اس لمبی داڑھی والے نے کہا اس میں دیکھو، میں نے دیکھا کہ وہاں پر ایک بالوں والا کتا کھڑا ہے اور آنکھوں سے پانی نکل رہا ہے، میں نے کہا مرزا کہاں ہے؟ تو اس نے کہا یہی تو مرزا قادیانی ہے، اسی وقت میری آنکھ کھلی اور میں نے توبہ کی۔ (تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص:۲۹۵)

سرحد کے نامور عالم دین امداد العلوم پشاور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا حسن جان شہیدؒ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ تبلیغی جماعت کا ایک وفد غلطی سے قادیانیوں کے مرزواڑے میں چلا گیا، قادیانیوں نے جب تبلیغی جماعت کو دیکھا تو انہوں نے انہیں وہاں سے نکال دیا جس پر جماعت کے امیر نے قادیانیوں سے کہا کہ ہم آپ کو بالکل دعوت نہیں دیں گے مگر آپ لوگ ہمیں صرف تین دن یہاں قیام کی اجازت دے دیں، ہم اپنی نمازیں پڑھیں گے اور تمہارے کسی کام میں مخل نہ ہوں گے، جس پر قادیانیوں نے اجازت دے دی، جب تین دن گزر گئے تو جماعت کے امیر نے اللہ کے حضور گڑگڑانا شروع کر دیا کہ اے اللہ! ہم سے وہ کون سا گناہ ہوگیا کہ ہمیں یہاں تین دن ہو چکے ہیں لیکن ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ تبلیغ میں جانے کے لئے تیار نہ ہوا، ابھی وہ مصروف دعا تھے کہ ایک شخص آیا جو قادیانی جماعت کا امیر تھا، اس نے امیر صاحب کو جب دیکھا رو رہے ہیں تو پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ امیر نے کہا ہم اللہ کے راستہ میں اس کے سچے دین کی تبلیغ کے لئے تین دن سے یہاں قیام پذیر ہیں، لیکن کوئی ایک شخص بھی ہمارے ساتھ جانے کے لئے تیار نہ ہوا، جس پر اس قادیانی نے کہا یہ تو معمولی بات ہے

میں تین دن کے لئے آپ کے ساتھ جاتا ہوں، لیکن میری ایک شرط ہے کہ آپ مجھے کسی قسم کی دعوت نہ دیں گے چنانچہ معاہدہ ہوگیا اور وہ قادیانی ان کے ساتھ روانہ ہوگیا، تیسری رات اس نے ایک خواب دیکھا جب صبح ہوئی تو اس قادیانی جماعت کے امیر نے تبلیغی جماعت کے امیر سے کہا کہ آپ مجھے کلمہ پڑھائیں اور مسلمان بنائیں، جس پر جماعت کے امیر نے کہا: ہم معاہدے کے پابند ہیں، ہم آپ کو کلمہ پڑھنے پر مجبور نہیں کرسکتے، مگر آپ یہ بتائیں آپ کے اندر یہ تبدیلی کیسے آئی؟ اس نے کہا: میں نے خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تم میرے عاشقوں کے ساتھ پھرتے ہو اور اس کتے کو بھی مانتے ہو، وہ کتا جس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا وہ مرزا قادیانی تھا، جس پر امیر جماعت نے اسے کلمہ پڑھایا اور گلے سے لگایا، جب اس شخص نے گاؤں جاکر یہ واقعہ سنایا تو وہ بھی مسلمان ہوگئے، یہ واقعہ مولانا حسن جان شہیدؒ نے مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ سے سنا۔

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، ص:۲۹۰)

جناب عبدالسلام دہلوی کلکتہ کا بیان ہے،

مجھے مرزائی بنانے کے لئے قادیانیوں نے بڑی محنت کی، بڑا زور لگایا، ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے قادیان جانا چاہئے، کمر ہمت باندھی اور قادیان کے لئے روانہ ہوگیا، قادیان پہنچتے ہی مجھے مہمان خانے میں ٹھہرایا گیا، خوب خاطر مدارات کی گئیں اور مرزا محمود سے میری ملاقات کرائی گئی، لیکن دل مطمئن نہیں تھا، آخر دوسرے یا تیسرے روز بعد نماز عصر سیر کرنے کے لئے نکلا، خیال آیا کیوں نہ ان کے بہشتی مقبرہ کی جہاں قادیان کا نام نہاد نبی مرزا غلام احمد قادیانی دفن ہے، سیر کروں، مقبرہ کی طرف چل دیا اور جب بہشتی مقبرہ میں داخل ہوا تو میری حیرت کی انتہا نہیں رہی، کہ وہاں تین چار کتے آپس میں کھیل کود کررہے تھے اور ایک کتا ایک قبر پر ٹانگ اٹھائے پیشاب کررہا تھا، میں نے جب اس قبر کا کتبہ پڑھا تو وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر تھی، اس واقعہ کو دیکھ کر میری آنکھیں کھل گئیں اور مجھے یقین ہوگیا یہ کسی نبی، مسیح یا مہدی کی قبر نہیں ہوسکتی بلکہ کسی کذاب ہی کی قبر ہوسکتی ہے، میں نے فوراً استغفار پڑھا اور دبے پاؤں واپس آگیا، وہ رات قادیان میں میں نے آنکھوں میں بسر کی اور صبح اپنی جان اور ایمان بچاکر واپس آگیا۔

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، ص:۲۹۵)

☆☆..............☆☆

HB®
TRUSTABLE MARK
Hameed® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

خبروں پر ایک نظر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں کے نام نہاد صد سالہ ''جشن خلافت'' کو ناکام بنادیا

ملک بھر میں ایک سو تحفظ ناموسِ رسالت کانفرنسیں منعقد کی گئیں

کراچی (پ ر) قادیانیت کے خاتمے کا وقت آچکا ہے، قادیانیت کے دجل وفریب سے پوری دنیا آگاہ ہوچکی ہے۔ قادیانی جماعت کے نام نہاد لیڈر قادیانیت کی بقا کے لئے جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے کیا۔ مولانا نے ختم نبوت کے ایک وفد کے ہمراہ جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی، رانا محمد انور شامل تھے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب سے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں ملاقات کی اور جماعتی سرگرمیوں سے حضرت ڈاکٹر صاحب کو آگاہ کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے برطانیہ کانفرنس پر روانہ ہونے سے قبل میٹنگ میں بتایا کہ قادیانیوں نے اپنی نام نہاد خلافت کا جو صد سالہ جشن منانے کا اعلان کیا تھا، اس کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہر محاذ پر ناکام بنایا ہے اور اس کے مقابلہ میں پورے ملک میں ایک سو سے زائد کانفرنسیں تحفظ ناموس رسالت کے عنوان سے کی ہیں، جس سے پورے ملک میں ایک بیداری کی لہر پیدا ہوئی اور اس سال الحمدللہ سینکڑوں قادیانیوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ مولانا نے مزید کہا ہے کہ پاکستان ہی نہیں بلکہ بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں قادیانیت اس سال بُری طرح ناکام ہوچکی ہے، دنیا بھر میں قادیانیت سکڑ رہی ہے۔ وفد نے ملاقات کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ نے کہا کہ قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ اسلام، پیغمبر اسلام کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے جس کا ہر مسلمان ڈٹ کر مقابلہ کرے گا اور ہماری جماعت کا پلیٹ فارم عرصہ سے اس فریضہ کو انجام دے رہا ہے وفد کی تشریف آوری پر ڈاکٹر صاحب نے از حد خوشی کا اظہار کیا اور دعائیں دیں۔

قادیانی موجودہ حکومت کو بدنام کرنے کیلئے غنڈہ گردی پر اتر آئے ہیں: مجلس کے رہنماؤں کا بیان

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کی انتظامیہ کے فیصلہ کا خیر مقدم

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور رانا محمد انور نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں قادیانی طلبہ و طالبات کی غیر قانونی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی طلبہ کالج میں غیر قانونی تبلیغ، تخریب میں مصروف تھے کہ کالج انتظامیہ نے امن و امان کو برقرار رکھنے کے لئے طلبہ و طالبات کا اخراج کردیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے کالج انتظامیہ کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ پرنسپل کی حاضر دماغی نے کالج کو بدامنی سے بچالیا۔ گورنمنٹ آف پنجاب قادیانیت نوازی کے بجائے تخریب کاری کرنے والے قادیانی غنڈہ عناصر پر مکمل گرفت کرے اور پرنسپل کے فیصلہ کو تبدیل نہ کیا جائے۔ مجلس کے رہنماؤں نے کہا کہ قادیانی موجودہ حکومت کو بدنام اور ناکام کرنے کے لئے غنڈہ گردی پر اتر آئے ہیں اور پی پی پی کی موجودہ حکومت سے جناب ذوالفقار علی بھٹو کے ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کا انتقام لینا چاہتے ہیں لہٰذا حکمرانوں کو قادیانی سازشوں سے باخبر رہنا چاہیے اور انہیں قانون کا پابند بنانا چاہیے۔

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ شاہ فیصل کالونی (ڈرگ روڈ) کراچی کے سرگرم کارکن اور ہمارے دیرینہ رفیق جناب عبدالناصر خان کے بڑے بھائی جناب عبدالمقتدر خان گزشتہ دنوں قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ مرحوم اپنے علاقہ کی مشہور ومعروف اور ہردلعزیز شخصیت تھے۔ مذہبی اور سماجی سرگرمیوں میں نہایت فعال تھے۔ عوامی فلاح و بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ کھیلوں سے بھی خصوصی دلچسپی تھی۔ خاص طور پر فٹ بال کے شیدائی تھے۔ ڈسٹرکٹ فٹ بال ایسوسی ایشن کراچی ایسٹ کے فٹ بال ریفری تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا میں ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا قاضی احسان احمد، محمد انور رانا، سید انوارالحسن اور دوسرے کارکنان ختم نبوت نے مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی۔ اللہ جل شانہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قارئین ختم نبوت سے بھی درخواست ہے کہ مرحوم کو اپنی دعاؤں میں فراموش نہ کریں۔

دوروزہ تحفظ ناموس رسالت اوردرسِ قرآن پروگرام

نواب شاہ (رپورٹ: عزیز حیدری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے زیر اہتمام سٹی نواب شاہ میں دوروزہ یکم اور ۲/ جون ۲۰۰۸ء بروز اتوار اور پیر کو تحفظ ناموس رسالت اور درسِ قرآن پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جس میں مہمان خصوصی مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ مولانا نے نواب شاہ سٹی کی مختلف مساجد جس میں جامع مسجد اویس قرنی، جامع مسجد کبیر، بلال مسجد، نور مسجد، جامعہ محمدیہ عربیہ، جامعہ دارالعلوم نواب شاہ، عیسیٰ بھٹی گوٹھ اور جامع مسجد گلی میں قرآن مجید کا درس دیا۔ تحفظ ناموس رسالت کے پروگرام میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آقائے نامدار کی عزت وعظمت کا تحفظ ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے، مگر آج مسلمان غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں اور دشمنان اسلام ہر طرف سے اسلام اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر حملے کررہے ہیں، مسلمانو! بیدار ہوجاؤ اور آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قادیانیت کے خلاف میدانِ عمل میں آجاؤ۔ مولانا شجاع آبادی نے مزید کہا کہ ڈنمارک کے ۱۷ اخبارات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف خاکے شائع کرکے مسلمانوں کو للکارا ہے ہم ان کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں، مولانا نے مزید کہا کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کی موت پر (۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء) پر سو سالہ جشن مناتے ہیں، اصل میں یہ بے وقوف ہیں، ان کے نبی مرزا بھی بے وقوف تھے۔ الحمدللہ! ان کے مقابلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پورے ملک میں قادیانیوں کے سو سالہ جشن کے مقابلے میں ان تین مہینوں میں ۱۰۰ کانفرنسوں کا انعقاد کیا ہے۔ آخری پروگرام کے بعد مولانا عبدالرشید نے ڈنمارک اور قادیانیت کے خلاف قراردادیں منظور کروائیں: ☆ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے، ☆ قادیانیوں سے لین دین ختم کی جائے، ☆ قادیانیوں کی تبلیغ پر پابندی لگائی جائے، ☆رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور اہل بیت کی مقدس ہستیوں پر بکواس کرنے والوں کو فوری طور پر گرفتار کرکے سخت سزا دی جائے۔ درسِ قرآن اور ناموس رسالت کے پروگراموں کے موقع پر ضلعی سرپرست مولانا محمد راشد مدنی، امیر مفتی محمد یونس، سکھر ڈویژن کے مبلغ مولانا فیاض مدنی، مولانا سراج الدین میمن، مولانا محمد امجد مدنی، خازن قاری محمد تصور، حافظ عبدالصمد بھٹی سمیت دیگر رہنما بھی شریک رہے۔ ۳/ جون ۲۰۰۸ء بروز منگل کو صبح مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی شہداد پور کے دورے کے لئے روانہ ہوگئے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی اندرون سندھ تبلیغی واصلاحی مصروفیات

نواب شاہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اندرون سندھ کے چودہ روزہ دورہ پر تشریف لائے۔ آپ نے اپنے دورہ کا آغاز یکم، ۲/ جون سے نواب شاہ سے کیا۔ جہاں آپ نے مختلف

سانحہ ارتحال

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے خلیفہ مجاز اور حضرت شہیدؒ کے آبائی گاؤں کی جامع مسجد کے امام وخطیب حضرت مولانا قاری محمد صدیق رحیمی صاحب گزشتہ دنوں اچانک دل کے عارضہ کی وجہ سے اس دارفانی کو خیرباد کہہ گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت قاری صاحب عالم باعمل، زاہد و عابد اور نہایت متواضع شخصیت تھے۔ عرصہ ۲۶ سال تک قرآن مجید کی تدریسی خدمات انتہائی احسن انداز میں انجام دیتے رہے۔ حضرت قاری صاحب کو حق تعالیٰ شانہ نے حسن اعمال کے ساتھ ساتھ حسنِ اخلاق کی دولت عظمیٰ سے بھی خوب نوازا تھا۔ اپنے پرائے سب ہی ان کی محبت کے گرویدہ تھے۔ قرآن مجید کے ساتھ ایک خاص تعلق تھا۔ رمضان المبارک میں تراویح کے علاوہ، اشراق، اوابین، نماز تہجد، انفرادی تلاوت میں تقریباً دس قرآن مجید ختم فرماتے تھے، کئی بار فرض نماز کی امامت میں قرآن مجید مکمل فرمایا۔ فجر کی نماز کے بعد درسِ قرآن باقاعدگی سے دیتے۔ عرصہ ۱۵، ۱۶ سال میں کئی مرتبہ دورانیہ مکمل فرمایا۔ بعد نماز عصر درود شریف کی تلاوت کا معمول تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی اولاد کی کفایت وکفالت فرمائے۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی خاص استدعا ہے۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون:2545573

مساجد اور مدارس میں خطاب کیا۔ مقامی مجلس کے راہنماؤں مولانا مفتی محمد یونس، مولانا عبدالرشید، مولانا فیاض مدنی، مولانا محمد امجد مدنی، قاری محمد ارشد مدنی پروگراموں میں ساتھ ساتھ رہے۔

۳/ جون ظہر کی نماز کے بعد آپ نے دارالعلوم الحبیبہ کے اساتذہ وطلبہ سے خطاب کیا۔ بعد ازاں مہتمم مدرسہ مولانا محمد یوسف بہاولپوری مدظلہ سے تفصیلی ملاقات اور گفتگو ہوئی، اسی روز بعد نماز عشاء چک: ۲۲ کی جامع مسجد میں بڑے اجتماع سے خطاب کیا، اس سفر میں ضلع سانگھڑ کے مبلغ مولانا راشد مدنی نے بھی خطاب کیا، دورہ بھرپور رہا۔

۴/ جون بعد نماز ظہر موتو خان چانڈیو کی جامع مسجد میں جماعتی رفقاء کی تربیتی نشست سے خطاب کیا جبکہ بعد نماز عشاء جامع مسجد سول ہسپتال میں مولانا عبدالغفور مینگل کی صدارت میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا، مقامی علماء نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ۵/ جون قبل از نماز ظہر جامع مدینۃ العلوم ٹنڈو آدم کے طلبہ و اساتذہ کرام سے تربیتی خطاب کیا، جس کا شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن نے خیر مقدم کیا۔ بعد از ظہر مولانا احمد میاں حمادی، مولانا راشد مدنی، مفتی محمد طاہر اور دوسرے رفقاء سے جماعتی امور پر مشاورت ہوئی۔

۶/ جون جمعۃ المبارک کا خطبہ سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص کی جامع مساجد مسجد اقصیٰ اور بسم اللہ مسجد میں دیا، بعد نماز عشاء جیمس آباد میں جلسہ سے خطاب کیا، اس جلسہ میں میرپور خاص کے مولانا محمد عبداللہ، مولانا محمد علی صدیقی کے پُر زور خطاب ہوئے جبکہ مولانا محمد جواد، مولانا محمد عمیر، مولانا محمد احمد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ غلام محمد کے عہدیداروں نے خیر مقدم کیا، اور جلسہ کے آخر میں شکریہ ادا کیا۔ ۷/ جون قبل از نماز ظہر جامعہ مدرسہ اشاعت القرآن ڈگری میں بنات اور خواتین کے اجتماع سے خطاب کیا اور انہیں دعوت وتبلیغ بالخصوص عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد عمر فاروق رانی ٹاؤن ڈگری میں مولانا محمد علی صدیقی کی معیت میں جلسہ سے خطاب کیا، جس کی صدارت مولانا غلام مصطفیٰ نے کی۔

۸/ جون ۱۰ بجے میاں محمد رفیق آرائیں گلارچی کی صاحبزادی کے نکاح میں شرکت کی اور ایجاب و قبول کرایا۔ بعد از نماز عشاء جامع مسجد مدینہ گولارچی میں منعقدہ جلسہ ختم نبوت سے خطاب کیا، جس میں مولانا شجاع آبادی کے علاوہ مولانا عبداللہ سندھی، مولانا محمد علی صدیقی، قاری کامران احمد، مولانا محمد یعقوب معاویہ نے ولولہ انگیز خطاب فرمائے، جبکہ مدینہ مسجد کے خطیب مولانا محمد یونس، مقامی یونٹ کے امیر حکیم مولوی محمد عاشق، حکیم محمد طارق، حافظ محمد طیب، قاری عبدالحفیظ، قاری علی حیدر شاہ نے کانفرنس کے انتظامات میں بھرپور حصہ لیا۔ ۹/ جون ماتلی کی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مولانا شجاع آبادی کے علاوہ مولانا عبداللہ سندھی، مولانا محمد یعقوب معاویہ نے تقاریر کیں، جبکہ حاجی محمد اعجاز سنگھانوی اور ان کے رفقاء کے حسن انتظام سے کانفرنس کے انتظامات میں جان پڑ گئی۔ ۱۰/ جون جامع بدرالعلوم بدین کے مہتمم مولانا عبدالستار جاوڑا سے تفصیلی ملاقات ہوئی اور ضلع بدین کی کارکردگی کو سراہا، بعد نماز عشاء جامع مسجد مدنی کڈھن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا، جس میں مولانا صبغت اللہ جوگی، مولانا عبدالستار جاوڑا، مولانا محمد یعقوب کے ولولہ انگیز خطاب ہوئے۔

۱۱/ جون کو کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر سے ملاقات کرنے والے وفد میں شرکت کی جس کی قیادت مولانا اللہ وسایا مدظلہ فرمارہے تھے۔

☆☆.........☆☆

حافظ عبدالمجید کا سانحہ ارتحال

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھریا روڈ کے پرانے ساتھی حافظ عبدالمجیدؒ پچپن سال کی عمر میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حافظ صاحبؒ جماعت پر جان نچھاور کرنے والے ساتھیوں میں سے تھے۔ جب بھی کوئی ساتھی حافظ صاحبؒ کو ڈھونڈنے کے لئے نکلتا تو سوائے صدیقیہ مسجد کے اور کہیں بھی حافظ صاحبؒ نہ ملتے، آپ تبلیغی جماعت والوں کے سرپرست بھی تھے۔ سالانہ چلہ بھی لگاتے، رائیونڈ سے واپسی پر پہلے ملتان اترتے، مرکزی دفتر ختم نبوت حاضری دیتے تھے۔ بندہ راقم (فیاض مدنی) جب حافظ صاحبؒ کے پاس آتا تو حافظ صاحبؒ مجلس کے پرانے بزرگوں کے واقعات سناتے اور جماعتی کام کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔ ۳/ جون بروز منگل فجر کی نماز کے بعد تلاوت کی، ناشتہ کیا، بچوں کو کہنے لگے کہ: مجھے دل میں تکلیف ہورہی ہے، ڈاکٹر صاحب کو بلاؤ، ڈاکٹر صاحب تشریف لے آئے، چیک کیا کہنے لگے، مجھے نوشہرو فیروز لے چلو، نوشہرو فیروز لے جارہے تھے کہ راستے میں ہی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ حافظ صاحبؒ نے ایک بیوہ، تین بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی۔ اللہ رب العزت حضرت حافظ صاحبؒ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

خبروں پر ایک نظر

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کے شرپسند ۲۳ قادیانی طلباو طالبات کے خلاف مقدمات چلائے جائیں: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

فیصل آباد ...... پنجاب میڈیکل کالج میں گزشتہ کئی ماہ سے قادیانی طلباو طالبات نے مسلمان طلباو طالبات کے اندر قادیانیت کی تبلیغ شروع کی ہوئی تھی، اس راز کا پتہ تقریباً دو ہفتے پہلے جمعیت طلبا اسلام و دیگر حضرات کو ہوا۔ طلبا یہ بات پرنسپل کے نوٹس میں لائے، پرنسپل نے فوری طور پر کوئی ایکشن نہیں لیا اور وہ تبلیغ کرتے رہے، چار اور پانچ جون کی رات ایک بجے ہاسٹل کے قادیانی طلبا نے ختم نبوت پر مبنی ایک پوسٹر پھاڑ دیا۔ مسلمان طلبا کو پتہ چلا تو وہ ان کے کمروں میں گئے ان سے پوچھ گچھ کی پہلے تو انہوں نے انکار کر دیا اور بعد میں مان لیا اور اقرار کیا کہ ہم نے پوسٹر کو پھاڑا ہے۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے کالج میں پھیل گئی۔ رات چار بجے جب پرنسپل کو اطلاع ہوئی تو وہ وارڈن کو ساتھ لے کر ہاسٹل آئے اور قادیانی طلبا کو لے کر چلے گئے۔ صبح آٹھ بجے کالج کے طلبا اور طالبات نے کالج سے ہسپتال تک جلوس نکالا اور نعرے لگاتے ہوئے ہسپتال کے دروازے سے جلوس سرگودھا روڈ پر آیا اور نعرے لگاتا ہوا پُرامن طریقے سے کالج میں داخل ہو گیا۔ ساڑھے نو بجے سے مسلسل تین گھنٹے ڈسپلن کمیٹی اور اکیڈمک کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ مسلمان طلباو طالبات کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے آخر یہ فیصلہ ہوا کہ ۲۳ قادیانی طلبا و طالبات کو خارج کر دیا جائے اور ان کے نام نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا اور ساتھ ہی ایک ماہ کی چھٹیوں کا اعلان کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد، مبلغ قاضی عبدالخالق، فیصل آباد کے امیر سید جاوید حسین شاہ، صاحبزادہ حافظ مبشر محمود نے وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، گورنر پنجاب اور صوبائی سیکریٹری صحت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ پنجاب میڈیکل کالج میں غیر مسلم قادیانی ۲۳ طلباو طالبات کی طرف سے دو مسلمان طالبات کو گمراہ کر کے قادیانی بنانے، قادیانیت کی غیر قانونی تبلیغ کرنے، قادیانی لٹریچر تقسیم کرنے، کالج کے داخلہ فارم پر مذہب کے خانہ میں قادیانیت کی بجائے اسلام لکھ کر خود کو مسلمان ظاہر کرنے، مسلمانوں کی دل آزاری کرنے پر ۲۹۸-سی اور ۲۹۵-سی تعزیرات پاکستان کے تحت غیر مسلم قادیانی ۸ طلبا اور ۱۵ طالبات کے خلاف مقدمات چلائے جائیں۔

انڈونیشیا میں قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی عائد

انڈونیشی صدر نے آرڈی نینس جاری کر دیا، قادیانیت کی تبلیغ کرنے والوں کو گرفتار کرنے کا حکم، ہزاروں افراد نے قادیانیت پر پابندی کے لئے مظاہرہ کیا

☆ ...... جکارتہ (اسلام نیوز + مانیٹرنگ ڈیسک) انڈونیشیا میں قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی عائد کر دی گئی۔ انڈونیشی صدر سلوسیلو بمبا کی جانب سے جاری کردہ آرڈی نینس کے تحت قادیانیت کی تبلیغ کرنے والوں کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ قادیانیت کی تبلیغ کے خلاف انڈونیشیا کے مختلف علاقوں میں گزشتہ کئی ہفتوں سے بڑے پیمانے پر عوامی احتجاج کیا جا رہا تھا، جس کے بعد صدر نے وزارت داخلہ اور وزارت مذہبی امور کی تیار کردہ سفارشات کے تحت قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی کے احکامات جاری کر دیے، عوام نے قادیانیوں پر مکمل پابندی کا مطالبہ کیا ہے، انڈونیشیا میں ہزاروں افراد نے قادیانیوں پر پابندی کے لئے احتجاجی مظاہرہ کیا، جکارتہ میں صدارتی محل کے سامنے ہزاروں افراد نے قادیانیوں کے خلاف مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے ہاتھوں میں بینرز اٹھا رکھے تھے جس میں قادیانیوں پر پابندی کے مطالبات درج تھے، انڈونیشی حکومت نے حکم جاری کیا ہے کہ قادیانی دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں یا اسلام کی توہین پر سزا کا سامنا کریں۔ انڈونیشی حکومت کے مطابق قادیانی اپنی سرگرمیاں فوری ترک کر دیں یا پھر پانچ سال تک قید کاٹنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

کہ ہر سو مسلماں پہ پیہم ستم ہیں

زباں پر خُدا ہے دلوں میں صنم ہیں
حقیقی مسلماں نہ تم ہو نہ ہم ہیں

نہ سوزِ دروں ہے، نہ جوش جنوں ہے
نہ دل میں تڑپ ہے نہ آنکھیں ہی نم ہیں

مسلماں کی حالت نہ پوچھو جہاں میں
بظاہر بہت ہیں حقیقت میں کم ہیں

قرآں ہو کہ سنت، نبیؐ کی ہیں سیرت
ہیں دونوں امانت، امیں ان کے ہم ہیں

یہ دین خدا ہے نظامِ مکمل!
اسے مان کر ہی مسلمان ہم ہیں

بنام ترقی ستم ہے کہ اب ہم
مسلماں سے پہلے عرب ہیں، عجم ہیں

مسلماں کے ایماں کی اب جاں کنی ہے
بھٹکتی نگاہیں، بھٹکتے قدم ہیں

کرم ہو نبیؐ مکرم! کرم ہو!
کہ ہر سو مسلماں پہ پیہم ستم ہیں

عارف دہلوی

لانبی بعدی

فرما گئے یہ ہادی

بمقام جامع مسجد ختم نبوت

مسلم کالونی چناب نگر

سالانہ

ردِّ قادیانیت و عیسائیت کورس

مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ

خان محمد صاحب

حضرت مولانا

ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر**

(نائب امیر مرکزیہ)

نامور علماء ٭ مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ٭ اِنشاءَ اللّٰہ

بتاریخ ۶ تا ۲۶ شعبان المعظم مطابق 9 تا 29 اگست ۲۰۰۸ء

- کورس میں شرکت کے لئے کم از کم، درجہ رابعہ، یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب ردقادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی اور اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- رہائش اور خوراک کا اعلیٰ انتظام ہوتا ہے۔
- کورس میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی لف ہو۔
- اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

پتہ ترسیل درخواست

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4514122

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

فون: 047-6212611